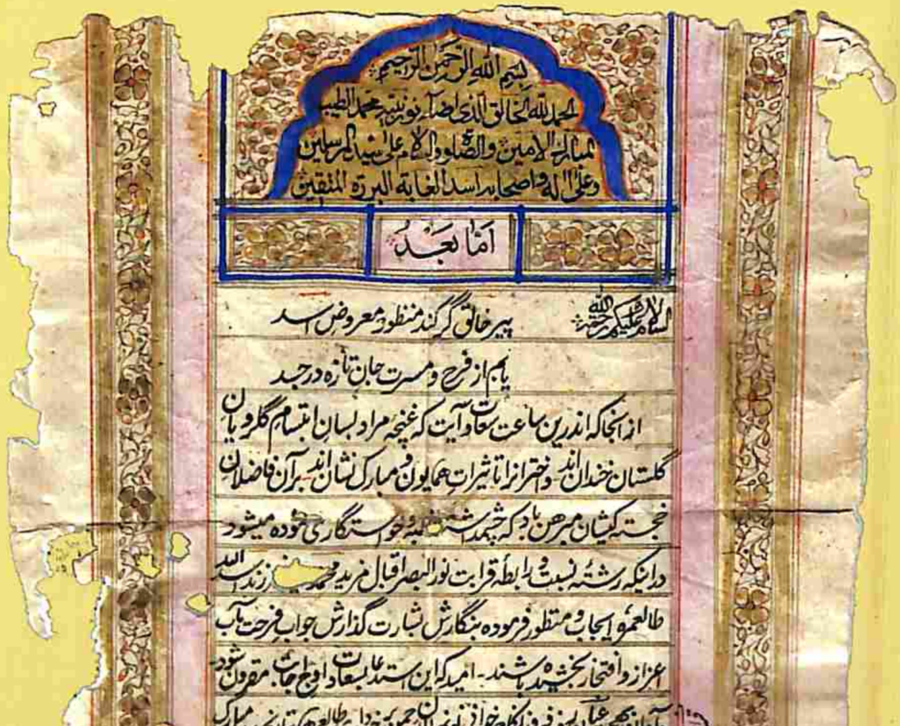
باقیاتِ اسد

مولوی اسداللہ کلاشپورہ کے چند فارسی اور کشمیری مخطوطات


بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الخالق الذی اضاء نور نبیہ محمد الطیب
المبارک الامین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اسد الغابۃ البررۃ المتقین

اما بعد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ
پیر خالق گر کند منظور معروض اسد
بام از فرح و مسرت جان تازہ در جسد
ازانجاکہ اندرین ساعت سعادت آیت کہ غنچہ مراد لبان ابتسام گلرویان
گلستان خندان اند و اختر از تاثیرات ہمایون فر مبارک نشان اند بر آن فاضلان
خجستہ کیشان مبرھن باد کہ چشمداشت [illegible] خواستگاری نمودہ میشود
درانیکہ رشتہ نسبت و رابطہ قرابت نور البصر اقبال فرید محمد [illegible] زید اللہ
طالع ہم و ایجاب و منظور فرمودہ بنگارش بشارت گذارش جواب فرحت مآب
اعزاز و افتخار بخشیدہ باشند۔ امید کہ این استدعا بسعادات اوج جات مقرون شود
و آوان بہجت عنوان روز فیروز نکاح خوانی نونہالان چمن خورداری طالع ہما بتاریخ ۱۷ ماہ مبارک
ربیع الاول مقرر نمودہ باشند۔ اللہ تعالیٰ انجام این امر محمود مسعود کناد۔ مرقومہ ماہ صدر سنہ
الراقم: اسد اللہ کلاشپورہ

ترتیب و پیشکش: ایاز رسول نازکی

باقیاتِ اسد

مولوی اسداللہ کلاشپورہ کے چند فارسی اور کشمیری مخطوطات

ترتیب و پیشکش : ایاز رسول نازکی

کتاب کا نام	:	باقیاتِ اسد
مصنف	:	مولوی اسداللہ، کلاشپورہ
ترتیب و پیشکش	:	ایاز رسول نازکی
کمپیوٹر ڈی ٹی پی	:	رنگوکول IILS, DTP Center سیل نمبر: 941936369، عادلؔ اسماعیل ، عادل کمپیوٹرس سرینگر، سیل نمبر: 9419953102
سرورق	:	عادلؔ اسماعیل
سالِ اشاعت	:	2015ء
تعداد	:	500
قیمت	:	300/-
سرورق تصویر	:	اسد صاحب کی خطاطی کا نمونہ

کتاب ملنے کا پتہ:

۱۔ ہاری پربت 7/10 توی وِہار، سدھرا، جموں، 180019

۲۔ کتاب گھر، ایم اے روڈ سرینگر۔

۳۔ کتاب گھر، کنال روڈ جموں۔

اگر مانی ببیند نقش ہارا
زِ دستش یکقلم اُفتد قلم را

فہرست

پیش لفظ

آج سے کچھ برس پہلے میں نے فارسی کے عالم و فاضل حضرتِ مولوی اسداللہ صاحب کلاش پورہ کے حوالے سے ایک مضمون قلمبند کیا تھا جو ریاستی کلچرل اکادمی کے مجلّے ''ہمارا ادب'' کے مولانا رومیؒ نمبر میں ''اوراق پارینہ'' کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ وہ مضمون زیر نظر کتاب میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے شائع ہوتے ہی حضرت مولوی اسداللہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا ذوق و شوق راقم الحروف کو اُن کے پوتے جناب غلام محی الدین (ولد جناب حافظ محمد مبارک صاحب مرحوم) کے دولت کدے تک لے گیا۔ محی الدین صاحب نے اپنے ہاں محفوظ تمام چھوٹے بڑے مخطوطات بلا چوں چرا راقم کے سامنے پیش کیے۔

سپردم بتو مایہء خویش را

تو دانی حساب کم و بیش را

ان تمام کاغذات کو سکین کیا گیا اور انہیں پڑھنے اور سمجھنے کی سعی کی گئی۔ اِن کاغذات میں جہاں حضرت مولوی اسداللہ صاحب کی اپنی نگارشات بھی تھیں وہیں ان کے بزرگوں کی تحریر کردہ کئی چیزیں بھی سامنے آئیں۔ اسد صاحب کے صاحبزادے جناب محمد سید صاحب کے ہاتھوں ترتیب دئے گئے اور زیور طبع سے آراستہ ہو چکے دو کتابچوں میں شامل کلام کے علاوہ کچھ اور فارسی اور کشمیری کلام بھی دستیاب ہوا۔ اس میں بالخصوص میرواعظ کشمیر حضرت رسول شاہ صاحب کے انتقال پرملال پر لکھا گیا ایک طویل دولسانی مرثیہ بھی شامل ہے۔ اس تمام کلام کو دیکھ کر یہ فیصلہ ہوا کہ جو کتابچے شائع ہوئے ہیں ان کے بشمول سارا مواد یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ محی الدین صاحب کے گھر کے حاصل شدہ مخطوطات میں حضرت مولوی اسداللہ صاحب کے زریں قلم اور اسی طرح اُن کے بزرگوں کے ہاتھوں رقم کئے گئے خطاطی کے اعلیٰ نمونے بھی حاصل ہوئے۔ اس کتاب میں چند ایک نمونے شامل کئے گئے ہیں تا کہ کشمیری فنِ خطاطی کی تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے حضرات ان سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرسکیں۔

اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کا پورا سہرہ حضرت مولوی

اسداللہ صاحب کی پوتی یعنی راقم کی شریک حیات تسنیم لے سر جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت کے تمام ورثا بشمول محترم سید محمد سید صاحب، ڈاکٹر الطاف حسین صاحب، جناب محی الدین صاحب، محترمہ ممتاز الفرحت صاحبہ اور آزاد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کام کو انجام تک لانے میں مدد فرمائی۔ عزیز ان رنکوکول اور عادل اسماعیل نے کتاب کی کمپوزنگ میں کافی محنت کی۔ ان دونوں کا شکریہ۔

امید ہے کہ یہ کتاب کشمیر کی ثقافتی، ادبی اور لسانی تاریخ میں صاحب کتاب یعنی مولوی اسداللہ صاحب کلاش پورہ کا مقام تعین کرنے میں کسی حد تک مددگار ثابت ہوگی۔

ایاز رسول نازکی

سری نگر، 5 / جنوری 2015ء

"اوراق پارینہ"

وادیٔ کشمیر تاریخ کے ہر دور میں علم وعرفان ، فہم و ادراک اورعلوم و فنون کا گہوارہ رہی ہے۔ان بلند و بالا چوٹیوں کے درمیان کئی تہذیبیں جنمیں اور کئی ثقافتیں وجود میں آئیں۔کئی فلسفے پروان چڑھے اور کئی نظریۓ علم وفہم کی کسوٹی پر پرکھے گئے ۔غرض کشمیریوں نے ابتدائے آفرینش سے ہی حصول علم وعرفان اپنی قومی اور انفرادی شخصیت کا ایک جزو لاینفک بنائے رکھا۔تاریخ گواہ ہے کہ سیاسی اور سماجی تناظر بدلتے رہے ایک دور گذرا تو دوسرا دور شروع ہوا ۔کشمیر کے پاس پڑوس اور اطراف و اکناف سے بھی اچھی بری ہوائیں چلتی رہیں اور کشمیر کی علمی اور عرفانی شخصیت پر اثر انداز ہوتی رہیں ۔مگر مختلف ادوار میں اگر کچھ نہیں بدلا تو وہ کشمیر کا علمی تجسس اور دانائی و بینائی کا ذوق وشوق ہے۔اس بات کی گواہی ذرہ

ذرہ اور چپہ چپہ دیگا کہ کشمیر ہر دور میں علم و آگہی کی راہوں پر ہی گامزن رہا ۔گذرے وقتوں کے آثار آج بھی جا بجا کشمیر کے شہر و دیہات میں بکھرے پڑے ہیں اور زمانے کے سرد و گرم کے باوجود آج بھی اپنی عظمتوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور ان اصحاب علم و عرفان اور ان کے ہنر مند اور فنکار ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو ان کو وجود میں لانے کے ذمہ دار تھے۔ آثار قدیمہ سیدھے سیدھے نہ سہی مگر بالواسطہ ہی سہی اس بات کی ہی غمازی تو کرتے ہیں کہ ان عظیم تعمیرات کے پیچھے ترقی یافتہ دانش اور بینش والے اذہان کار فرما تھے اور ہر عمارت کسی نہ کسی فلسفے کی ہی ایک تصویر یا پھر ایک پرتو ہی تو تھی ۔ ان عظیم الشان تعمیرات سے قطع نظر ایک دوسری اور زیادہ معتبر شہادت تحریر کی شکل میں نسل در نسل ہم تک منتقل ہوتی آئی ۔ یہ وہ مخطوطات ہیں جن کے بوسیدہ اور بسا اوقات دیمک چاٹے بھوج پتر یا پھر کشمیری کاغذ کے اوراق ہمارے بزرگوں کے علم و عرفان کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور ان کے رہتے کسی اور گواہی یا کسی اور شہادت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ کشمیر کے طول و عرض میں ایسے مخطوطات آج بھی بکھرے پڑے ہیں جو ہماری علمی تاریخ مرتب کرتے ہیں۔اگرچہ کئی سرکاری اداروں نے مختلف اوقات میں ان مخطوطات کو جمع کرنے اور

انہیں محفوظ کرنے کے جتن کئے اور اس طرح ایک وافر ذخیرہ ان اداروں کے پاس موجود ہے، پھر بھی ابھی تک کئی ایسے قلمی نسخے نجی ہاتھوں میں ہیں۔کئی لوگوں کے پاس ایسے بیش بہا قلمی نسخے موجود ہیں اور وقت کی ستم ظریفی یہ کہ ان مخطوطات کے مالکین ان کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں اور اس طرح وقت کی دیمک آہستہ آہستہ ان بند غلافوں یا پھر ان بند الماریوں میں اپنا کام کئے جا رہی ہے اور ہماری علمی، ادبی، ثقافتی اور مذہبی تاریخ کو آہستہ آہستہ ناپید کرتی جا رہی ہے۔ راقم الحروف کو آج سے کئی سال پہلے ایک گاؤں میں ایک پیرزادہ گھرانے میں ''برأرکانی'' میں سیبوں کے خالی ڈبے میں درجنوں قلمی نسخے دیکھ کر سکتہ سا طاری ہو گیا تھا یہ نسخہ جات گرد و غبار میں اَٹے تھے اور ان بزرگوں کے وارث جنھوں نے انہیں عرق ریزی اور جان فشانی سے رقم کیا تھا، میرے سامنے کھڑے تھے ۔ میرے بہت اصرار کے باوجود وہ یہ بیش قیمت خزانہ دینے پر تیار نہیں ہوئے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تک اس سیبوں کے ڈبے میں گرد و غبار کے بغیر کچھ بھی بچا نہیں ہوگا ۔ بحر کیف یہ اپنی قوم کی بے نیازی اور عدم دلچسپی کی دلدوز فطرت ہے اور شاید اسی نے ہمیں آج ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہمارا قومی تشخص ہی ایک سوالیہ نشان بن چکا ہے۔

کون جانے آج بھی کتنے قلمی نسخے مختلف اصحاب کی ''برار کانیوں'' میں سڑ رہے ہوں گے۔

جن تین قلمی نسخوں کی بات ہونے والی ہے وہ بحمد للہ کسی ''برآر کانی'' سے دریافت نہیں ہوئے ہیں بلکہ جن صاحب کی ملکیت ہیں انہوں نے انہیں پوری حفاظت اور عزت کے ساتھ زمانے کے استبداد سے حتی المقدور بچائے رکھا ہے۔ پہلا نسخہ اس طرح اپنے اختتام کو پہونچتا ہے اور تحریر کرنے والا تاریخ مکمل کرنے کی اور اپنی شناخت سب احوال رقم کرتا ہے۔

''تمت الکتاب بعون الملک الوہاب من تصنیف مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ و الرضوان بیدا ضعف العباد ضعیفِ معصیت آئین نحیفِ مسکین فقیر الحقیر بابا محی الدین ابن بابا محمود بتاریخ ہفد ہم ماہ جمید الثانی یوم سہ شنبہ بوقت چاشت''

۱۲۶۶ھ اللھم اغفرالکاتبہ ولقاریہ ولسامعہ اجمعین

پہلے تاریخ کی بات۔ ۱۲۶۶ھ، یعنی یہ قلمی نسخہ قمری حساب سے ایک سو چوسٹھ سال پہلے تحریر کیا گیا تھا اور اسے تحریر کرنے والے حضرت بابا محی الدین ابن بابا محمود صاحبؒ تھے۔ اس سے قبل کہ باقی دو قلمی نسخوں کی

تفاصیل پیش کی جائیں اس نسخے کا ایک سرسری جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ ۹x۷ کے ایک سو چونتیس اوراق پر مشتمل یہ کتاب چمڑے کے سرورق سے بندھی ہے اور '' کاغذ کشمیری'' پر بالکل سیاہ مگر روشن سیاہی سے تحریر کی گئی ہے، جیسا کہ 'تمت بالخیر' میں درج ہے یہ کتاب حضرت شیخ سعدیؒ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسے عرفِ عام میں 'بوستان' کہتے ہیں۔ اس کتاب کو نقل کرنے کی کیا وجہ رہی ہوگی، ظاہر ہے اس زمانے میں کتابیں ہاتھ سے ہی لکھی جاتی تھیں، آج کے دور کی طباعت اور اشاعت کی سہولیات بہم نہیں تھیں اس لئے اس دور کے عالموں، فاضلوں اور طالب علموں کو محنت شاقہ سے گذرنا پڑتا اور ہر وہ کتاب، ہر وہ تحریر جوان کی دل چسپی کی رہی ہو، اسے گھنٹوں، دنوں، ہفتوں، مہینوں اور سالہا سال کی انتھک عرق ریزی سے نقل کرنا پڑتا تھا۔ اس طرح ہمارے کاتب بابا محی الدینؒ نے بھی یہ کتاب اور ایسے جانے کتنی کتابیں اپنی عمر شریف میں نقل کی ہونگی اور اس طرح اپنے اور اپنے شاگردوں اور بعد میں آنے والے اپنے ورثاء کے لئے ایک بیش قیمت علمی سرمایہ جمع کیا ہو، ان بزرگوں کی لائبریریاں اسی طرح وجود میں آتی تھیں اور نسل درنسل اس میں اضافہ ہوتا جاتا تھا، ایک سو چونتیس اوراق پر پھیلی یہ دلنشیں تحریر فن خطاطی کے اعلیٰ اور

ارفع معیار کے لئے ممتاز ہے۔ حضرت بابا محی الدینؒ واقعی حسین و جمیل خطاطی کے فن سے آشنا ہی نہیں تھے بلکہ اس میں ید طولیٰ بھی رکھتے تھے۔ ہر لفظ متوازن، ہر سطر اپنی مناسبت کی وجہ سے منفرد اور ہر صفحے پر جیسے پورے گلستان کی گلکاری جیسے حروف اپنی اپنی نشست پر پورے صفحے کے حسن و جمال کو دوبالا کئے ہوئے۔ کتاب کے پہلے پانچ صفحات سادہ یعنی باقاعدہ تحریر کے بغیر چھوڑے گئے ہیں اور کتاب کے متن کا آغاز چھٹے صفحے سے ہوتا ہے۔ مگر ان سادہ صفحات پر بھی کچھ نہ کچھ متفرقات درج کئے گئے ہیں۔ پہلے صفحے پر عربی زبان میں سات اشعار درج ہیں جو علم کی اہمیت اور اس کی بالا دستی کی تشریح کرتے ہیں اور علم حاصل کرنے کو اصلِ حرفت گردانتے ہیں کیونکہ بحر حال دن کے اجالے اور تاریکیء شب میں تفاوت ضروری ہے اور اسی طرح گدھے اور گھوڑے میں بھی تمیز کرنا لازمی ہے۔

لایَسْتوِیُ ضَوُی النَّھَار و اَلْفلَس

ثَتّان مَا بَیْنَ الحمارِ وَ اَلفَرس

اسی طرح بہت ہی نازک موقلم سے وہ فارسی کے مشہور چار مصرعے کہ ایک جوان نے خمیدہ کمر ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ کیا ڈھونڈ رہے ہو اور اس نے جواب دیا۔

جوابش گفت پیر خوش تکلم

کہ ایام جوانی کردہ ام گم

اور اس صفحے پر ایک آدھ اور اندرجات بھی ہیں۔

نافرماں گفت باخطائی

ایماں ز خدا بود عطائی

دوسرے سے چوتھے صفحے تک کچھ بھی تحریر نہیں کیا گیا ہے اور پانچویں صفحے پر کچھ الفاظ اور ان کے دل چسپ معنی درج ہیں۔جیسے لفظ 'بان' کا استعمال ہے۔

جہاں بان۔یعنی صاحب جہاں۔یعنی نگہدارندۂ جہان

باغ بان۔ شتربان۔گلہ بان۔دربان۔نردبان۔دیدی بان۔سگ بان

لفظ بر راچہار معنے دارد

میوہ ۔فائدہ ۔خشک ۔بلندی۔

صفحہ چھ سے 'ہو المستعان' کے ساتھ ہی قلمی نسخے کا باضابطہ آغاز ہوتا ہے۔

پھر 'رب یسر وتمیم بالخیر۔وبہ نستعین'

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

بنامِ خداوند جان آفرین حکیم سخن بر زبان آفرین

اور اس طرح اس خوبصورت، خوشنما، تحریر کا آغاز ہوتا ہے۔ ہر صفحے پر آبدار موتی چمکتے دمکتے بکھرے پڑے نظر آتے ہیں۔ معنی و مطالب تو بعد کی بات ان صفحات کو دیکھنے والا اس شیرین رقم کی تحریر کی چمک دمک میں کھو جاتا ہے۔ ہر شعر کے ساتھ نہایت ہی نازک موقلم سے معانی اور اشارے دائیں بائیں حاشیوں پر یا پھر تحت التحریر دیئے گئے ہیں اور جابجا تلمیحات کو سمجھنے کی خاطر اصل کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس طرح کئی قرآنی آیات، احادیث عربی متن میں درج کی گئی ہیں۔ یہ قلمی نسخہ تحریر کرنے والا شخص صرف کاتب نہیں تھا بلکہ اعلیٰ درجے کا عالم فاضل شخص ہی ہوسکتا تھا ۔ دوسرے ہی شعر کو لیجئے۔

خداوند بخشندہ و دستگیر کریم خطا بخش و پوزش پذیر

اس کے حاشیے میں درج ہے۔

در مصرعے کریم خطا بخش و پوزش پذیر، اشارۃ است باسم یا کریمہ، یاغفار یا تواب۔

اس طرح آگے چل کر قرآن پاک اور احادیث کے حوالے نقل کئے

جاتے ہیں۔

زمین از تب لرزہ آمد ستوہ   فرد کوفت در دامنش میخ کوہ

حوالہ دیکھئے ۔ الم نجعل الارض مھاداو الجبال اوتادا۔

اور ایک مثال دیکھئے۔

کہ یک لحظہ صورت نہ بند داماں   چو پیمانہ پر شد زِ دورِ زمان

کما قال اللہ تعالیٰ

اذا جآء اجلھم لایستاخرون ساعةً و لا یستقد مون

بحر حال یہ قلمی نسخہ پڑھتے پڑھتے اس بات کا شدید احساس ہوتا ہے کہ اس تحریر کے ساتھ ساتھ تفسیر، معانی و مطالب، زبان دانی، الفاظ کے اسرار و رموز پڑھنے والے پر منکشف کئے جاتے ہیں۔ نیز تمام ماخذ سامنے آتے ہیں اور یہ کتاب نہ ہوئی بذات خود ایک معلم کی طرح سامنے آتی ہے.اور یہ اس کتاب کے 'کاتب' بابا محی الدینؒ کی فہم و فراست، علم و دانش، وسیع مطالعے کا ہی کمال ہے۔

اب دوسرے قلمی نسخے کو دیکھتے ہیں، یہ بھی پہلے نسخے ہی کی طرح ویسے ہی کاغذ پر تحریر ہے اور چمڑے کے کور سے بندھی ہے۔ اس نسخے کے چمڑے کو دو تین مقامات پر شاید آگ سے گزند پہونچی ہے۔ بوستان

قلمی نسخے کے چمڑے پر بھی اس نسخے کے مقابلے میں ذرا کم اس آگ کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس میں کل 154 اوراق ہیں اور اس کی تکمیل کے بارے میں خود کاتب نے تحریر کیا ہے۔

تمت الکتاب بعون الملک الوھاب

بو قت سہ پہر تحریر یا فت

الٰہی ہر آنکس کہ ایں خطہ نو شت

عفو کن گنا ہش عطا کن بہشت

بتاریخ بست و نہم رجب المرجب سنہ یکہزار و دو صد شت و ہفت مختوم شد

کتبہ محر الفقیر

اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نسخہ پہلے نسخے کے ایک سال بعد مکمل ہوا ۔ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پورا ایک سال اس کتاب کو لکھنے میں صرف ہو گیا ہوگا اور تب سے آج تک ایک سو تریسٹھ سال گذر گئے ۔ یہ مسودہ بھی شیخ سعدیؒ کی ہی دوسری تصنیف یوسف زلیخا ہے اگر چہ اس کے سر نامے یا پہلے اوراق پر کہیں بھی اس کے عنوان کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ اس کتاب میں بھی بلاناغہ ہر صفحے پر حاشیے اور اشاریے تحریر کئے گئے ہیں اور وہ پہلی

کتاب سے بھی زیادہ تفصیلی نوعیت کے ہیں۔ اس میں بھی پہلے پانچ صفحے خالی چھوڑنے کی روایت برقرار رکھی گئی ہے اور چھٹے صفحے سے باضابطہ آغاز تحریر کیا گیا ہے، مگر یہاں پہلے پانچ صفحات زیادہ دلچسپ ہیں اور پہلی نظر میں یہ بات کہاں ہو جاتی ہے کہ کتاب کا پورا متن جس ہاتھ نے لکھا ہے شاید اسی ہاتھ نے پہلے پانچ صفحات پر موجود اندراجات تحریر نہیں کئے ہیں اندرون کوَر پر ختم کلام اللہ کرنے کے موقع پر مادہ تاریخ نکالی گئی ہے۔ اور یہ ۱۳۲۳ھ کی ہے یعنی کتاب رقم ہونے کے لگ بھگ چھپن سال بعد کی۔

جبرئیل عقل فرمودہ بسال از روی وحی

از محمد بہ بود ختم کلام اللہ گو

۱۳۲۳ھ

ظاہر ہے یہ خط مختلف ہے۔ کتاب کے خط سے زیادہ صاف، شستہ اور حسین۔ اسی خط میں اگلے یعنی پہلے صفحے پر یہ دلنشیں رباعی درج ہے۔

اے پری در عشق تو دیوانہ خود را ساختم

زلفِ تو زنجیر کردم در گلو انداختم

دیدہ بودم روے تو دانستہ بودم خوے تو

دیدہ دانستہ خود را در بلا انداختم

پھر دوسرے صفحے پر اسی خط میں تحریر ہے۔

تا کار جہاں راست شود دیر شود   راست کنے

چون راست شود از جہاں سیر شود   راست کنے

تیسرا صفحہ خالی ہے جب کہ چوتھے صفحے پر ''کاہلی را کار فرما تا ترا پندی دہد'' بھی درج ہے مگر پھر عربی زبان کے یہ چار مصرعے بمع فارسی ترجمے کے تحریر کئے گئے ہیں۔

رَاَیب ظبیاً علیٰ جَریبٍ   دیدم آہو برہ بر پشتۂ

یخجل البَدرَ وَ الھِلالا   شرمندہ میساخت ماہ و ہلال

فَقُلتُ ما استمک فقالَ لُوء لُوء   پس گفتم نام تو چیست پس گفت دُر

فقُلتُ لِیُ لِیُ فقال لا لا   پس گفتم بیا نزدیک پس گفت نے نے

اور آخر میں یہ چار مصرعے عربی میں لکھے گئے ہیں۔

خطّ حَسَنٌ جمال مَرءٍ   لو کَا نَ لِعا لمٍ فَاَحُسَنُ

کا للدَّرِ مع النبات احلیٰ   والدُّ رُ مع البنات اَز یَنُ

اگلے یعنی پانچویں صفحے پر کئی چھوٹی بڑی متفرقہ تحریریں ہیں۔ کچھ لفظوں کے معانی ہیں مگر ایک دلچسپ بات یہ کہ اس صفحے پر تین خاکے

کھینچے گئے ہیں اور یہ تینوں عمارت کے خاکے ہیں اور ایک جس میں عمارت کا باہر کا منظر دکھانے کی سعی کی گئی ہے اس پر تحریر ہے۔

ھٰذا مسجد جامع

باقی دو خاکے شاید اس مسجد کے اندرونی مناظر سکیچ کرنے کی کوشش ہیں۔

چھٹے صفحے سے اصل کتاب کے مسودے کا آغاز ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

الٰہی غنچہ امید بکشایی

گلی از روضۂ جاوید بنمایی

اس کتاب کی ورق گردانی کرتے وقت کئی پرزے دستیاب ہوئے۔ ایک چھوٹے سے پرزے پر فارسی زبان میں ہی قرآن کریم کی آیات کو صحیح پڑھنے کے مسئلے پر پوری بحث کی گئی ہے، اور تشدید کو نظر انداز کرنے سے پیدا شدہ خطرات کی نشاندہی فرمائی گئی ہے۔ کئی مثالیں دی گئی ہیں خاص کر 'خلَّق السمٰوٰت' کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ ظاہر ہے ایسی پر مغز بحث کی عربی زبان اور قرآنِ کریم کا علم رکھنے والے شخص سے ہی توقع کی جاسکتی ہے۔ ایک اور پرزہ سمجھنے سے راقم الحروف قاصر ہے۔ اس

پرزے کے ایک طرف "اب ...... کے حروف تحریر ہیں اور اوپر سرنامے پر بخشندہ بکشا دِل بند ......لکھا گیا ہے مگر دوسری طرف اس کاغذ کو مزین نقش ونگار والا حاشیہ دیا گیا ہے۔ اس نقاشی میں کئی رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے جن میں طلائی نمایاں ہے۔ کاغذ پر چوڑی چوڑی لکیریں بھی آب طلا سے ہی بنائی گئیں ہیں اور ان لکیروں کے درمیان سیاہی سے نہایت نرم و نازک موقلم سے مختلف الفاظ لکھے گئے ہین۔ جن کا بظاہر ایک دوسرے سے ربط نہیں نظر آتا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کاغذ کا پرزہ کسی کاپی کا حصہ رہا ہو۔ جسے کتابت سیکھنے کیلئے استعمال کیا گیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ کسی امیر وزیر زادے کی ہی مشق کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ لکھے گئے الفاظ تو بحر حال کسی استاد کے ہی قلم کا کرشمہ ہیں اور عین ممکن ہے کہ جس صاحب نے اس کتاب کے تحریر ہو جانے کے چھپن سال کے بعد اپنے قلم سے چند اندراجات کئے ہیں یہ پرزہ بھی ان ہی کے نوک قلم کا اعجاز ہو......!

اب تیسرے قلمی نسخے کی جانب چلتے ہیں۔ یہ باقاعدہ کتابی سائز سے کہیں چھوٹا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جو بمشکل سات انچ لمبا اور چار انچ چوڑا ہوگا۔ یہ نسخہ بھی چمڑے سے بندھا ہوا ہے اور چوڑائی کی طرف سے ہی باندھا گیا ہے۔ باہر استعمال کیا گیا چمڑہ بھی منقش ہے اور اندر کاغذ کے

اوراق پر بھی رنگین حاشیے دیئے گئے ہیں۔ اوراق جا بجا خراب بھی ہو گئے ہیں اور کچھ حصے ضائع بھی ہوئے ہیں۔اس قلمی نسخے کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک یادداشت یا ایک بیاض یعنی آج کے دور کی 'سکریپ بُک' ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ اس میں جابجا اشعار نقل کئے گئے ہیں ۔ کم سے کم دو یا تین حضرات نے اس میں خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ بابا محی الدینؒ کے خط میں زیادہ تر اندراجات دکھائی دیتے ہیں اور کئی تحریریں ان کے بعد کے خط والے بزرگ کے ہو سکتے ہیں ۔ موضوعات مختلف ہیں۔ پہلے ہی ورق پر 'بحر طویل خواجہ حافظ شیرازی' کے عنوان سے ایک تحریر درج ہے۔ اس ورق کے کئی حصے ضائع ہو گئے ہیں اور پوری تحریر بچ نہیں پائی ...... یہ بحر طویل ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔

الا یا ایہا الساقی بدہ تہہ حبرعۂ باقی ز شام شاہ محی الدین بہار گلشن تمکین سلیمان جاہ عیسیٰ دم حبیب سرور عالم فلک قدر نے ملک جایے نبی دینے علی علمے............

اگلے صفحات پر ایک غزل جس سے پہلے یہ شعر درج ہے۔

خواندم این تازہ غزل را بنوائی در باغ
چاک زد غنچہ گریباں وگل آمد بفغاں

غزل کے کچھ اشعار جو میں صاف صاف پڑھ پایا۔

حلقہ زلف پراز چیں تو چوں نکہت گل
رشتہ کاکلِ مشکیں تو سر شتہ جاں
عشق افروز کہ طرح چمن حسن افگند
ریخت درپائی گلت بلبل ما طرح فغاں
داشت درگردن خود قمری مادر بیضہ
جلقۂ بندگی آں قد تو چوں سرورواں
اے طبیب دل مجروح چو آیی بچمن
از دل لالہ بری داغ وز نرگس یرقاں

اس کے بعد ایک اور طویل غزل، اور پھر بحر طویل ملاطہوری،

'اے صاحب عالی گہر بہر تو ہستم دربدر، تیرت بعاشق کا رگر ماست کہ دیدہ درنظر، جانا مکن بر ما نظر، خوری تو ہستی یا قمر خواہم کہ گیرم تنگتر، درواسیم وزر ذکر، قوام شب تاسحر، رویے تو روشن چو قمر، زلف دراز ت مشک تر، سلطان توی دربحر وبر، شوق تو دارم آنقدر، صاحب رخت صاحب نظر، ضائع مرا کردی دگر، طاقت نہ دارم در کمر، حالم کنی زیر و زبر، عالم زبوسہ بہر وور، غنچہ دہاں تنگ شکر، فرخندہ روی نیلوفر، قاہر چرایی

اینقدر، کن رحم بر من نامور، کاہی نکر دی بہرہ ور، لب بر لبم نہ یکدگر، زلفت سیاہ از مشکتر، سرکش مشوای خوش پسر۔

اس کے بعد ایک نہایت ہی دل چسپ اندراج ہے اور یہ ہے اس عنوان کے ساتھ 'ملا محمد مقیم در تعریف حجام'

اس داستان کا لب لباب یہ ہے کہ ایک اناڑی حجام نے ملا محمد مقیم کی وہ حجامت بنائی کہ اگر وہ انہیں پھر کہیں نظر آتا تو وہ اس کے ہی استرے سے اس کا کام تمام کرتا۔

ایک اور بحر طویل بلا عنوان ہے اور اس میں کچھ ملفوف موضاعات سے متعلق تجربات بیان فرمائے گئے ہیں۔

خوشنویسی جس فنِ شریف میں ان حضرات کو یدطولیٰ حاصل تھا کے بارے میں ایک خط کی صورت میں بڑی خوبصورت تحریر درج ہے مگر اس بات کا عندیہ نہیں ملتا کہ یہ کس کے نام اور کس نے لکھا ہے اس کے آغاز میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ کئی خطوط لکھے گئے مگر جواب سے سرفرازی حاصل نہیں ہوئی ......" ہر چند نوشتیم مکتوب سرفراز نہ شدیم ......ای جوان عزیز نیکو کار باش از عمر خویش برخور دار زیب دست تو باد زیور خط باش فرمان نویس کشور خط بہز باش شہرۂ آفاق باش در ملک خوش نویسی طاق۔

اس سے قبل اورنگ زیب عالمگیر کی کئی تحریریں درج ہیں اور ہو نہ ہو یہ مندرجہ بالا دی گئی تحریر کا تعلق بھی اورنگ زیب عالمگیر سے ہی ہوئے۔

نظمیات واسوخت ملا عرفی شیرازی بھی رقم کیا گیا ہے۔

یہ ان تین قلمی نسخہ جات کی مختصر تفصیل تھی جو بیان کی گئی۔ اب ان نسخہ جات کے کاتبین کے بارے میں چند اہم معلومات کی طرف آتے ہیں۔ یہ تینوں قلمی نسخے جناب سید محمد سید صاحب کے ہیں۔ سید محمد سید صاحب مولوی اسد اللہ کلاش پورہ مرحوم کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ محکمہ تعلیم میں مدرس رہے اور ساری عمر بچوں کو علم کے نور سے منور کرنے میں گزاردی۔ اسد صاحب کے پہلے صاحبزادے مولوی حافظ مبارک صاحب تھے جن کا انتقال ہوئے کئی برس ہوگئے ۔ جس بابا محی الدین مرحوم نے یہ قلمی نسخے تحریر کئے وہ مولوی اسد اللہ مرحوم کے والد محترم تھے۔ اسد صاحب اپنے زمانے کے جید عالم و فاضل گر دانے جاتے تھے اور ان کے علمی تبحر کے چرچے عام تھے۔ والد مرحوم میر غلام رسول نازکی کا ماننا تھا کہ کشمیر میں اسد صاحب جیسا فارسی کا کوئی دوسرا عالم اور استاد نہیں تھا۔ ایسا ہی نظریہ خود فارسی کے عالم اور شاعر حضرت

مبارک شاہ فطرتؔ گیلانی مرحوم کا بھی تھا۔انہوں نے کئی بار راقم الحروف کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے اپنی ساری فارسی دانی اسد صاحب کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر کے ہی سیکھی ۔ فطرت صاحب کو اس بات پر فخر حاصل تھا کہ انہوں نے اسد صاحب کی شاگردی کی ہے اسد صاحب اپنے علم و فضل کے علاوہ اپنی پاکبازی اور طہارت کیلئے مشہور تھے۔ ایک مقامی مسجد میں امامت کرتے تھے اور مسجد تک آنے جانے کے بعد کپڑے تبدیل کر کے استعمال شدہ کپڑے فوراً دھلوا لیتے کیوں کہ انہیں خدشہ ہوتا کہ ان پہ کہیں نہ کہیں کوئی غلاظت آ لگی ہوگی۔اپنا دامن بلند اٹھا کر چلتے اور اس وجہ سے دامن بلند کہلائے جاتے تھے۔ اسد اللہ صاحب عالم فاضل تو تھے ہی وہ شعر بھی کہتے تھے، فارسی اور کشمیری دونوں زبانوں میں انہوں نے قصیدے ،مرثیے ،نعوت ، سلام ، اور غزلیں کہیں مگر افسوس ان کے کلام کا بیشتر حصہ دستیاب نہیں۔قلیلے چند جو بھی ہاتھ لگا ان کے صاحبزادے جناب سید صاحب نے شائع کر وادیا ۔ اسد صاحب کے بارے میں ڈاکٹر حامدی کشمیری نے بھی ان کے بیان کے مطابق ریڈیو کشمیر کے لئے مقالہ لکھا تھا،اور یہ نشر بھی ہوا تھا ۔ جی ایم ڈی صوفی کی کتاب ''کشیر'' میں بھی مولوی اسد اللہ صاحب کا ذکر ہے،

ان کی فارسی شاعری کے بہت کم نمونے حاصل ہو سکے ہیں۔ انہیں ولادت نامے اور مادۂ تاریخ لکھنے پر بھی خاصی مہارت حاصل تھی اور اس مضمون میں چھپن سال کے بعد مادہ تاریخ رقم کرنے والا شخص جس کا تذکرہ یوسف زلیخا قلمی نسخے کے سلسلے میں پہلے آچکا ہے یہی مولوی اسد اللہ صاحب تھے اس کا اغلب امکان ہے، انہوں نے اپنے پوتے یعنی سید محمد سید صاحب کے فرزند الطاف حسین (ڈاکٹر الطاف حسین، ہڈیوں کے ماہر معالج ہیں) کی ولادت پر جو فارسی اشعار تحریر کئے ہیں ان میں بھی تاریخ ولادت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسد اللہ صاحب نے فارسی میں جو کہا وہ سب بدقسمتی سے ہمارے سامنے نہیں لیکن ایک دو نگارشات جو محفوظ ہوئیں ان کا مطالعہ بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضرت واقعی خوش نویس ہی نہیں تھے خوش گفتار بھی تھے، ایک نعت اس طرح شروع ہوتی ہے۔

چشم دارم شاہ خوباں میر سدؐ — تاجدار عرش ایواں میر سد
آنکہ باصد عنبر و عطر و عبیر — شد تولد مشک افشاں میر سد
آنکہ از الطاف معراج شریف — بہر امت بحر فیضاں میر سد
ای گہنگاراں شفیع المذنبین — ماحی طو مار عصیاں میر سد

از مدینہ شاید آں حاذق حکیم بہر بیما راں بدرماں میرسد
آنکہ او اسلام من ہم دین من قوت جاں نور ایماں میرسد
حج اکبر یک مدینہ دیدنم بستہ ام احرام و ساماں میرسد
بس عزیزاں شیفتۂ یعقوب وش بادشاہ ماہِ کنعاں میرسد
قطع دل کردہ نہ قطع دستہا ہم زلیخا دید، حیراں میرسد
آنکہ او ایمان من وقتِ اخیر بہر دفعِ شرِ شیطان میرسد
غم مخور از کثرت عصیاں اسدؔ عفو و غفراں لطف و یزداں میرسد

اسی طرح قیام مولود شریف کے بارے میں ایک تحریر محفوظ ہے جس کے بیشتر اشعار فارسی کے ہیں اور آخر میں کشمیری کلام ہے۔

جانانۂ ماقیام مولود خوش جلوہ نما قیام مولود
دادہ امت نشان زرویت اللہ از شمس الضحیٰ قیام مولود
ملک و ملک آفریدہ حقا ہم ارض و سما قیام مولود
بنودہ چہ مہر ومہ منور از نور و ضیا قیامِ مولود
فرمودہ زِ عطر و مشکِ میلاد خوشبوئے ہوا قیام مولود
از خلقتِ قیام عالم مقصود خدا قیام مولود
از بس شدہ کسرِ قصر کسریٰ زد چوں کہ لوا قیام مولود

افسردہ نشتہ نارِ فارس گشتہ چو بپا قیام مولود

دیں روشن و کفر کردہ تاریک از نور ھدیٰ قیام مولود

پرواچہ اسدؔ زِ بینوائی بخشد چو نوا قیامِ مولود

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا مولوی اسد اللہ صاحب نے اپنے پوتے سید الطاف حسین کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر تہنیت لکھ ڈالی اور نوزائیدہ کے حق میں ڈھیروں دعائیں نظم کرلیں اور ساتھ ہی ولادت کی مادۂ تاریخ بھی موزوں کرلی۔

ملاحظہ ہو۔

تاریخ مبارکباد

بتقریب سعید میلادِ نورالعین الطاف حسین فرزند ارجمند محمد سید۔

صد مبارک لالۂ باغ امید برد میدہ ساختہ مشکیں ہوا

آنکہ در عالم علم الطاف حسین وصف حسنِ ذات او دراقتضا

بست و نہم از رجب دوشنبہ است اختر برج اسدؔ شد رونما

ایں اسدؔ ہم در مزید عمر او پیر محمد، ہمچو یوسفؔ در دعا

وقت میلادش منور خانہ شد چوں دِل بیگانہ وہر آشنا

آں جلال الدین جلیل القدر خوش مے نگنجد از طرب درجامہ ہا

غم او بے غم مبارک مشتہر   بسکہ از خورشید رویش پر ضیا
درد عالی او بود شغلِ اسدؔ   روز و شب ہم، دمبدم صبح و مسا

سویلی زہرہ مشتری میلاد گفت
بخت آور نیک زادہ دائما

کشمیری میں مولوی اسد اللہ صاحب نے کافی کچھ تصنیف کیا مگر جو کچھ باقی بچا ہے اس کے چند نمونے پیش ہیں۔

نعت شریف کے کچھ اشعار:

والضحیٰ رویے بے نقاب وچھم   ذرہ زن مہر و ماہتاب وچھم
چھم یہ تعبیر بخت بیدارک   نرگس چشم خوش بخواب وچھم
اسدؔ امنِ تو دامن آں شاہ   روز محشر ز آفتاب وچھم

التجا بہ باد صبا

ای باد نسیم اکھ دماہ روز   کن تھوونے بہٕ حالِ دل سوز
از لطف ژہ ونتہٕ حال بیمار   دربار گہہ نبی مختارؐ

مشتاق اسدؔ چھُ انتظارس
زن بلبل خستہ گلعذارس

مظہر لطف خدا ژی یارسول   مفخر، ارض و سما ژی یارسول

چوں اسدؔ پیو مت بگوی انتظار

کشتہ کینٛہہ اڈہ مأری کینٛہہ کینٛہہ بے قرار

منقبت حضرت خواجہ معین الدین چستی اجمیریؒ

وچھت کر یا معین الدین چستی ژلیم شر یا معین الدین چستی

ونٛدے سر یا معین الدین چستی چھُم تھر یا معین الدین چستی

مدد کر یا معین الدین چستی

منقبت حضرت پیر پیران شیخ عبد القادر جیلانیؒ

لول آم ہاوہ نا رخِ تاباں پیر پیراں شہنشاہِ جیلاں

منقبت حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ مخدومی کشمیریؒ

ژی مرشد راہ ھدیٰ یا شیخ حمزہ پیرما

آمت اسد امیدوار پہو مت پتھر زارو نزار

وردِ زباں چھس بار بار یا شیخ حمزہ پیرِ ما

اسی طرح ان کے کشمیری کلام میں شمہ از شہادت حضرت امام حسن مجتبیٰؓ مناقب حضرت امام حسن مجتبیٰ و حضرت امام حسین شہید رضاؑ شامل ہیں ، مرثیات حسینؑ عنوان کے تحت انہوں نے کافی کلام کشمیری زبان میں تصنیف کیا اور اس طرح نعوت و مناقب کے علاوہ مرثیہ نگاری میں

بھی اہم اضافہ کیا۔ یہ الگ بات کہ ان کا کشمیری کلام فارسی کلام کی طرح ہی اپنی پوری سالمیت کے ساتھ محفوظ نہیں ہو سکا یا اگر کہیں ان کے مداحوں کے خاندانوں میں موجود بھی ہے تو زمانے کی نگاہوں سے اوجھل ہے، مشت از خروارے جتنا بھی ان کے صاحبزادے کو حاصل ہوا وہ انہوں نے شائع کروادیا۔ کشمیری شعر و ادب سے دل دلچسپی رکھنے والے حضرات کو چاہئیے کہ اس کا خاطر خواہ جائزہ لیں اور کشمیری شاعری خاص کر عقیدتی ادب میں اس کو اپنے جائز مقام پر لے آئیں۔

جیسا کہ قلمی نسخوں کے کاتب بابا محی الدین نے خود لکھا ان کے والد گرامی بابا محمود تھے۔ یہ خاندان کلاشپورہ میں مقیم تھا اور کئی پیڑیوں سے وہیں بودو باش کرتا تھا۔ان کے اسلاف میں حضرت بابا نیتو گنائی، حضرت بابا سید عثمان گنائی ، حضرت بابا نونی گنائی، بابا فیروز گنائی بابا عبدالوہاب گنائی ، بابا سید حسین گنائی ، بابا صالح ، بابا نور اللہ، جیسے عظیم المرتبت بزرگ گذرے ہیں۔ حضرت بابا داؤد خاکیؒ حضرت بابا عثمان گنائی کے چچا زاد بھائی تھے۔ان تمام بزرگان دین کا تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں درج ہے اور ان کے دینی اور روحانی کمالات کے روشن باب بھی تذکروں میں محفوظ ہیں، ان کے بیشتر بزرگ کلاش پورہ میں ہی

آسودہ ہیں، اگر چہ کچھ اصحاب مزار سلاطین میں بھی محو خواب ہیں ، اپنی خوش نویسی کی بنا پر ہی اس عظیم المرتبت خاندان کے بزرگ گنائی کہلائے تھے اور یہ فنِ خوشنویسی اس خاندان کے ساتھ پیڑی در پیڑی منتقل ہوتا گیا اور کم سے کم دس بارہ پیڑیوں تک جاری و ساری رہا۔ مولوی اسد اللہ صاحب بھی مانے ہوئے خوش نویس تھے ان کی اولاد میں بھی کما حقہ یہ فنِ شریف موجود رہا لیکن بعد میں اس کی چونکہ ضرورت اور افادیت کم ہوتی گئی اور دوسرے خاندانوں کی طرح اس خاندان سے بھی یہ فن معدوم ہوتا گیا۔ مگر اس عظیم الشان ورثے کی بدولت جو آج بھی ان کے ورثاء میں بکھرا پڑا ہے کشمیر کی علمی اور تہذیبی ، نیز ثقافتی شناخت کی ضمانت ممکن ہے۔

وصیّت نامہ

حضرتِ سیدۃُ النساء فاطمۃ الزہراؓ

مَرثیّاتِ حَسنین رضی اللہ عنہُما

تصنیف

شاعرِ نامی گرامی مولوی اسد اللہ صاحب حنفی کبروی

مرحوم

ساکن کلاشپورہ سرینگر

در بیان وفات حضرتِ آنحضرتؐ و فاطمۂ زہرا و وصیت کردن حضرت علیؓ در بارۂ پرورش حسنینؓ

خدایا خدائی سزا وار چھُکھ
گنہگار نے کیتھ ژٕ غفار چھُکھ
بعلم ازل چھُکھ علیم و حکیم
بلطف و کرم چھُکھ رؤف و رحیم
یہِ زانکھ ژٕ تی زانہِ گر کانْہہ اکھاہ
چھُ کر چائٕسے وحدتس منْز شکھاہ
اِلٰہی باعزازِ خاص رسولؐ
محمدؐ شہنشاہ اہلِ قبول
اِلٰہی بآلِ کرامِ نبیؐ
شہانِ جہان نِکو مشربی

رچھُم اَز شر نفِس زشتِ لئیم
تھَوُم برصراطِ ہُدا مستقیم

ژٕ چھُے قدرتِ مغفرتِ یا غفار
بہٕ چھُس بَنٛدٕہ عاصی نابکار

گٔرِتھ پأدٕ دوہ راتھ چرٕغ و فلک
ہمہٕ عرش و کرسی و جن و ملک

ز چرخ و زمین و فلک ماہ و سال
کوٚرُتھ پأدٕ ماضی مضارع تہٕ حال

رتٕن مَنٛز رتھاہ کرتہٕ ماہ صفر
بقول صحیح امامُ البشرؐ

سبٕھاہو نبیو تہٕ ولیو گذر
ز دنیا بعقبےٰ کوٚرُکھ در صفر

از انجملہ آغازِ نقل رسول
ونےَ یوٚد ژٕ بوزَکھ بسمع قبوٗل

زِ شہر صفر شتوٗہُم اوس دوہ
سَپُد شراہ نَس دوہس روز یُوٗ
کوٚرنگھ اول کلمہ دادک آزاد
دوہہ پتہٕ دوہہ گیہٕ سخٕتاہ بیقرار
شُراہَن دوہَن بیٖقرار اٰس تِم
سخٕتاہ سخت پُر اضطرار اٰس تِم
تھَوُتھ فاطمہ تَس کتھَن گوش آس
زور و پدر سخت بیٚہوش آس
ہُم از ربیع الاوّل آو یام
سَپُد سخت بیجا سو خیرالانام
سَپُد اَتھ دوہَس منٛز سخٕتاہ سخت حال
زِ دنیای فانٔی کوٚرُکھ انتقال
خبر یان وفاتٕچ نبر دڑایہٕ ٹئ
مدینَس تہٕ بوٗزِتھ قیامت سَپُد

مۆژھُکھ کھن تہٕ چھِن سارِنے گیہٕ ملول
خبر یام بۆزکھ ز نقلِ رسول
دِلس فاطمن دمبدم غمن ہیوٚتُن
ز دردِ پدر سخت ماتم ہیوٚتُن
اَدِ رُت لِباساہ نہٕ پانَس وولُن
نہٕ مویَس ملون زٕ نہٕ جامہٕ چھوٚلُن
اَچھو دارِ اوش تیز اوسُس وسان
اَوَے کاٗنسہِ وُچھمُت چھَنہٕ زانہہ اَسان
ز بعد وفاتِ شہ انبیاء
گلان آس توٚتان شےٚ رٕتھ گیہٕ ادا
وچھُن بابہٕ درخواب وۆنُس خبر
پگاہ میٚہ نِشہٕ ژٕے تیٚچ کر سکھر
وٕتھِتھ صُبحنے فاطمن ترٛآو باکھ
چھوٚلُن ہیوٚتُن دوٚن فرزندن ہُند پوشاک

ملون ہیؤتُن روغن تِمن مویسی
گُرِن بوسہٕ واراہ تِمن رویسی

تَوٕ پَتہٕ تِم کھیاوناٰوِنَ طُعام
گنو بۆزنگھ وارٕ شیرٟن کلام

پگاہ کتھ تہٕ کھن چبن گُرِتھ تھاونکھ
زِ شیرو شکر یَڈ برِتھ تھاونکھ

بجان و دلِ اَس تِمن پتھ فِدا
پکان ژاو درواز شیر خُدا

دوٚپنس ژٕ کیاہ چھکھ یہِ وُنی کبن گران
اَچھو کیا زِ چھکھ خوٚنِ دِل ژٕ ہران

دوٚپنس بوٚ چھُس گِرداَبس اندر
میہ اَز راتھ وُچھ بابہٕ خوابَس اندر

کھۆتھ کیاہ تھَو آفتابَس نِشہٕ
میہ چھِی اَز گرٛھُن پانہٕ بابَس نِشہٕ

وصیت ژے چھےٚ میٲنۍ ای مرتضیٰ

میٚیہ گٲرزِم نہٕ زانٛہہ فاتحہ نِش جُدا

دۆیُم یِم زِ فرزند تیہنہ نہک

اَتھ اورِ ماجن پیٚنہٕ زانٛہہ دِہکھ

یِمن پتھ پیٚنہٕ خشم آسکھ کران

ژِ میٲنۍ کِنۍ لول أس زبکھ بَران

یِمن ہُنٛدِ رضا چھِی رضای خُدا

پیٚنہٕ پانٛسے نِش ژِ کرِہکھ جُدا

پگہ کرِشہ میٚیہ تھوومکھ ضیافت گٲرِتھ

پرٛژھِکھ گس پتھر پیٚمتبن بو مُرِتھ

یتیٖمن غمہٕ ستۍ وألنٛج اژھان

یتیٖمن ہُنٛدِ خانہٕ برٛہم گژھان

پیٚہنٛدے میٚیہ شر در جِگر کرسا دژام

یتیٖمس ستھاہ کوٚرُتھ چھِی صُبح و شام

چھُ گُسِ تَس یتیٖمس بڑ وٚنہہ کن اِیَس
ژھۄنبہٕ گمِتس گُس منہٕ وِتھ نِیَس
چھُ گُس تَس یتیٖمس کتھَن تھاوِ گن
یتیٖمن چھِ نۄنبٕدر پۄوان پٔٹھ وَتن
گَران آزِ پانٕی یَمن ہُنٛد تلاش
میٚہ یَم دوٚنوٕے دون اَچھَن ہُنٛد چھُ گاش
اَمی غمہٕ سر در ندامت میٚہ چھُم
یِہَے شَر دِلس تا قیامت میٚہ چھُم
یِہِ زانُن نہٕ قہر یزید پلید
فرکھ ما دوٚنوٕنی گٔرِکھ شہید
أکِس زہر دِتھ مارِ ہارس جگر
بێیِس رٔٹِتھ در کربلا ژٕاوِ سر
وٚسِتھ کونہٕ سنہٕ پۄوس دست لعین
ژٔٹِتھ ژٕآوہٕم سَر تمِس بر زمین

ترٛیم وعدٕ چھِی غسل پانی دیزہٕ
شبانہٕ میٚیہ در قبر ترٛاوِتھ پیزہٕ
دۄپُن شاہزادن گُرٕ شھِو زود ترٛ
مَنگو خیر میٚے کُتھ زخیرالبشرؐ
گُرٕشھو تیز بر روضۂ مصطفےٰؐ
منگو تَس گُرٕ شِھتھ دادِ میانہٕ گُے دوا
روان میٚین تِم بصد پیچ و تاب
دِوان از نبی درٛاے بۄزِتھ جواب
دۄ پنکھ گُرٕشھِو والدس ہیٚتھ خبر
زدنیا کرن سُے عقبیٰ سکھر
تۄہی تہٕ تمٕس دۄ رِرُک دوہ یِہے
چھُ ہارس تہٕنٛدِس غمُک پوہ یِہے
تۄہی تہٕ تمٕس روزِ محنت یِہے
مُلاقاتھ بَس تا قیامت یِہے

تہِ بۄزِتھ اُچھو خۄن ہاران آے

نِشہِ والدس پان ماران آے

دوان تمہ نِشہِ والدس یام وأتی

وُچھِتھ حال تٔمۍ سُنٛد سَپدی آرِ کأت

دِتٕھ پان دأرِتھ تمن برٛونٛٹھہِ کنہِ

وُچھِتھ فاطمنؓ باعلی ہَتو دۄپُن

وَنےٚ مختصر بوز اے مرتضےؓ

سَپدی یِم زِ فرزند میٚہ نِش اَز جُدا

جِگر میٚہ دۄدُم حال کۄتاہ وَنہِ

گرٛھن یِم زِ شر میٚہ نِشہِ از ژھبنہِ

وصیت ژےٚ چھی چھُم دِلس چأنی سَتھ

جنازِ ژٕ پرٕزِہم زِ شہزادِ ہلتھ

مِنت تھاوزِہم وارِ وٕلزِہم کفن

شبابہِ ژٕ پانہِ میٚہ گرٕزِہم دفن

بدنیا سبٹھاہ شرم گرمژ میٚہ چھم

مُرِتھ یتُھ نہٕ بیگانہٕ محرم گرشھم

نظر کأنسہِ ہنٛز پیٹھ پیمژ چھم نہٕ زانٛہہ

مُرِتھ کرمہٕ شوٗبہم پکُن غیر راہ

وصیت کرانی بشیرِ خُدا

تمٕس جانور از قفس گوٚو جُدا

بہ حسب وصیت بڑوٗنہہ کنہِ ہراس

علی اتھ شبس منٛز دفن گرِتھ آس

پگہہ پوٚز اصحابو ے تولکھ شور

سُمِتھ آے بر تعزیت تم بفور.

گرِکھ گرٛاوِ باشاہ دلدل سوار

دوٗ دُکھ سینہٕ واراہ ووٗ دُکھ زار زار

دوبارٕ قیامت مدینٛس گیہٕ

خبر تہٕنٛدِ مرنچ نبر یانی پٕیہٕ

سُمتھ فاتحس وڑاے بر مرگزار
سُہ قبر مُبارک وُچھکھ آشکار
سپٕتھاہ دِتکھ وۄن سارِوے دیان تھاو
سُہ راتچ قبر کأنسہِ نہٕ پڑزٕ ناو
پَتو سارِوے زأنی از عقل و ہوش
چھُ مستورِ نےٚ ہُنٛد خُدا پردٕ پوش
ژٹوکھ پان تےٚ جان دِلس روٚٹکھ بیم
وُچھکھ خۄن ہاران تیٚسٕندی تم یتیم
ودان أسی أسی ماجہِ روٚس کیٚاہ کرو
تمِس روٚس دوہ وَن وکھ أسی بَرو
گوڈن شاہِ لولک سردار اوس
اَسہِ غمزدن ہُنٛد سُہ غمخوار اوس
اگر عالمُک قبلہ تہِ کعبہ اوس
مگر اصل کِنٕی سون بُڈ بابہٕ اوس

تِہٕنڈی وفاتن پٔرٕ پأو أسی
وٕ یِژھ موج مرٛنَن پتھر ترٛاو أسی
شب و روز در نالہٕ زار آس
سبٕھاہ اتھ غمس مَنٛز گرفتار آس
گُرٕژھتھ مُدتاہ حیدرِ نام ور
کروٚن تِم تہٕ زیٚن دارِفأنی گذر
غمس پیٹھ سۄ غم یِژ دِلس کوٚٹھ گو
فولت اَتھ فولیہ غمکو ڈوٚٹھ پیوٚ
بخلوت کنہٕن کلہٕ چھاوان أسی
ییٚلہٕ دوہ تِلک یاد پاوان أسی
ودان دم بدم در فراق آسی تِم
شب و روز در اشتیاق آسی تِم
دپان أسی کتو شاہ لولاک گو
اَسہِ خورد سالن گٔرِتھ ڈاکھ گو

پیٚتے والدن بَر جِگر داغ تھاو
گَیہِ آوارٕ بیچارٕ یامتھ سو راو
توٚہی پیٚتہٕ تھووُتھ شاہ نامدار
دِپان اَسی تَس شاہ دلدل سوار
تیٚسنٛدِ ہیم شاہَن تہٕ سُلطانٕنے
تہِٕنٛز نَٹ کوہَن تہٕ بیابانٕنے
کر بستہٕ بَر قتل کُفّار اوس
سُہ جنگی بہ تیغ ذوالفقار اوس
کر بکے تمسٕنٛزی اَسی تِرٛتھ برتری
دِپان اَسی تتھ نعرَہ حیدری
زمینَن اندر تم تُلن تھوٚد کلہٕ
ستَن آسمانَن کرن زلزلہٕ
زمانَن یہِ کرِتھ بیوفائی کرن
تہِمن تہٕ اَسہِ پیٛتھ جُدائی کرن

کمن در دِلن نِش کرِنہٕ أسی ژھبنہٕ

سمبٕھاہ آیہِ گِرداَبسی منٛز ہلنہٕ

اَتھِ لگٕو غمنے کمن تاوَنن

لرٕ ژھے یتو کر تتھو ویت سارَنن

سمبٕھاہ پیش أستھ سمبٕھاہ پتھ وہ گئے

سٕمِتھ کتھ کرِشہ آسن بیکس وہ گئے

حَدٕ روٗستو پاٗدٕ دِلس گوکھ بیم

اَدٕ وارٕ زانوٗکھ سَیٕدی ووٗنی یتیم

نہٕ ناراہ لَلہٕ وٗن تھٔوٗن منٛز وسے

خبر کیٛاہ چھُ ہاوٗن خُدایَس اَسے

یُتھے دژاو ردگو مِتے بد ترٕہن

تِمن مارٕنس پتھٕ یزید لعین

سُہ خر اوسمُت درازل نا قبوٗل

توَے دژاو بر قتل آلِ رسولؐ

دۆپُن یۆد میٚیہ دردست شاہی تیم
زِ شہزادٕ مارٕنی تَمیُک کیٛاہ چھُ غم
طمع کوٚر نہٕ برمالِ فانے زِحَد
کَنَن نیکنامی ہتون حالِ بد
اگر راحتس پیٚٹھ یہِ محنت میٚیہ چھَم
لبٕنی پادشاہی تہِ دولتھ میٚیہ چھَم
اگر رافتس پیٚٹھ یہِ آفت میٚیہ چھَم
لبٕنی دون شہن مَنٛز خلافت میٚیہ چھَم
اگر یَتھ اندر کیٛنٛہہ چھُنہٕ چاو میون
مگر شاہنٕے مَنٛز لکھن ناو میون
اگر خام کارن اندر نوٚنو سُہ دزٕاو
مگر گاش دارَن نِشہٕ اوٚنو سُہ دزٕاو
لیکھِتھ درازل اوسُمت سرنگون
توَے دزٕاو بر خوٗن سُہ لب تشنہ ہون

اِلٰہی کوٚرُن سُے نگونسار ژِ ے
بنارِ جہنم گرفتار سُے

کرن تِم شہید آں امام ہُمام
جِگر گوشہ خاصِ خیرالانام

بہٕ تنہا تتنے آسو در کربلا
بہٕ تشنہ لبی محو کرب ولا

تمی دوہہ گو کونہٕ سُہ ژَس نبس
ییٚمیُک غم دِلس پیوٚو محمدؐ صاٮٔبس

تمی دوہہ زمینَس سَپُد کونہٕ چاکھ
ؤسِتھ کونہٕ پیوٚو بر زمین این سماک

گُل باغ حیدر دراں روز غم
سَپُد پڑ مریدہ زباد سِتم

دِہن آہ و افسوٗس اِتھس جاہلس
دِتن تیر تِم تَس تِتھس بُلبُلس

برین غم ملک آس گریہِ کران
زمین زمان خون أچھو کنی ہران
تِتھَے پأٹھی ییٚلہِ خط تقدیر آسو
اَتھ کارگر کاتھہ نہٕ تدبیر آسو
درود و سلام فزون از شمار
بوین بر جنابِ محمدؐ نثار
براصحاب و برآل اطہار او
ہمین است ای خستہ جان آرزو
☆

شمۂ از احوالِ واقعۂ شہادتِ حسنین شہیدین
رضی اللہ عنہما بز زبان کشمیری
حمد باری ونعت فخر انامؐ من تصنیف
اسد اللہ کشمیری کلاشپورہ

پَس از حمد باری و نعت رسولؐ
چھُ بہتر وَنُن حال آلِ بتول

خوشا آنکہ از نامِ شیرین شان
بود تر زبان ہر زمان ہر زمان

بود مدحتِ اہلبیتِ کرام
بدنیا و دین موجب احترام

بذکر نبی فاطمہ ہر زبان
کران چھُم کشش جان و دِل ہر زمان

بہر مکتب و خلوت و انجمن
ز اُستاد دارم سبق این سخن

شمہٕ از شہادتِ حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہٗ

حسن کیٛاہ چھُو خلق حسینؓ و حسنؓ
یمن دوٚن حسینن فدا جان و تن
چھِ محبوب حق یم زِ بیشک و شین
توٚے چھُ محبت یِہُنٛد فرض عین
چھِ یم لالہٕ از لالہٕ زارِ نبیؐ
چھِ کیٛاہ مشکدار اَز بہارِ نبیؐ
چھِ پروردہَ خوش کنارِ نبیؐ
چھِ دِلبر صفت دِلقرارِ نبیؐ
زنخل علی کیٛاہ مُدُر میوٕ یم
زِ گُل یا زِ سنبل زِ نوبادٕ یم
چھِ سروسہی زَن گُل جعفری
تازٕ ترو تازٕ از گُلشن جعفری

چھِ برجستۂ گلدستہ فاطمہؓ
چھِ کیٛاہ ببرِ گونٛد دستۂ فاطمہؓ
زِ محبوب خوش کردہ فاطمہؓ
چھِ یَم ناز پروردہٕ فاطمہؓ
ز برُج نبی روشن یَم آفتاب
ز دُرج خدیجہؓ زِ دُرِّ خوشاب
بشکل و شمائل چھِ یَم نازنین
سراپا شبیہِ شہِ مرسلینؐ
یمے شانۂ بڈٕی شہسوار نبیؐ
بکف گیسوئے مُشکبار نبیؐ
سُہ روح الامین بادل و جان یَمن
چھُ کیٛاہ وارِ گہوارِ جنبان یَمن
غلامانہ بستہ کمر قدسیان
یَمن دون شھن مروحہ چھِی کران

شہادت پیٚہٕنٛدِ باعث مرحمت
شہادت پیٚہُنٛد موجب مغفرت
شہادت رضای حسینؓ و حسنؓ
گرُن شوٗبہِ دِل و جان قرباں یَمن
شفاعت کریا تس پیٚہُنٛد جدِ پاک
جُدا تیٚمۍ گرِتھ ترٛاوی یَم گُل نجاک
بذہر ہلاہل امام حسنؓ
جِگر خوں سَپُد زرد رو سبز تن
بسخت حالتی زور زہرن انکھ
گرٛزِھتھ حال حاذق حکیمس ونکھ
مُژرتو مٔیہ گُن نرگس نیم خواب
بدن رنگ سنبل چھِم از پیچ و تاب
رٕٹِتھ نبض وچھتو بروی حسنؓ
چھُ پژمردِ گُل زَن یہٕ روی حسنؓ

دوکھ میٚہ چھُم نہ در دِل قرار
دما حال پرٛژھتوم ہیٚتھ در کِنار

بلبم دأدی یکبار از سیٖنہٕ میٚہ
دوبارٕ تھوٗتھ سیٖنہٕ یا سیٖنہٕ میٚہ

سلبٕٹھاہ چھُم الم بر جِگر یا رسولؐ
بنالہ رٹکھ نالہٕ قبر رسولؐ

سو قبرِ مُبارک رٕٹتھ در کِنار
ونان حال چشمہٕ گیٔکھ اشکبار

تتی آے در گریہِ ستھ آسمان
وُچھکھ ییٚلہِ سُہ شہزادٕ موکھتہٕ ہران

گٔرِتھ زہرٕنے پارٕ پارٕ جِگر
أنِن ہمرہ تے خونیں اثر

سَپُن سبز رنگ تس جِگر پارٕ سے
سراپاے تَس رشک گُلنارٕ سے

سَپُن بِستری سر بَبالین تھوکھ
گَران آہ آہ خادمس کُن وونکھ

یہِ کیٛاہ زہر طاقتھ سَپُن طاق وَن
گرٛھن ون میٚہ چھُم چھُم لَسُن شاق وَن

چھُم سینۂ آتش مشتعل سبٕٹھاہ
چھُم سینۂ برِتھ ہلاہل بزہر

سِرا بصحن کڈٕتم میٚہ زجرہ
ہوا بکسب آتش یہ نا ہمٕہم

ہا تڑاوِ نظر صنعت بآثار
ہا ہاوِ دِلبرس جِگر زخمِ بۂ

شہید تَم سَپنٕی آخر حال دریں
یزید لعین شقیٚ بزہرِ

سَپُن تیرہ و تار شب چو ملہنٕہ
سَپُن زن نبی وفات روز چو

مقدمہ ونٗکھ زہر کریم بپا

چھُ تس جرح تیغ جہنم سزا

اَتھ تیٚمی پیروی کٔر سُہ وَنہٕ کیٛاہ جواب

ہٕس احکم الحاکمین ییٚلہِ حساب

بقا نوٚن قہرو غضب فیصلہ

تِمن بوزٕ ناوَن بصد و لولہ

تِمٕس حال کیٛاہ آسہِ اَن در نظر

یِمٕس مدعی آسہِ خیرالبشرؐ

☆

شمہ اَز شہادت حضرت امام حُسین

شہید رضا رضی اللہ عنہ

ونو ووٗنی نموٗنہٕ نر حال حسینؓ
وٕنتھ کیٛنہہ ہبکان چھس نہٕ حال حُسینؓ

سُہ شہزادٕ ییٛلہِ تشنہ در کربلا
شہید گو سپُن شورِ محشر بپا

بلرزٕ تٔمی ساعتہٕ عرش آو
دوان نالہٕ در زلزلہٕ فرش آو

یَنہٕ تِم گُلن ٔگر قبا لالہٕ گو
تَنہٕ دامنِ آسمان پرٛز خوٗن

فلک ہم ملک ہم زمین وزمان
ز حالِ شہیدِ رضا خونفشان

تِتھے مضطرب دڑاے حضرتؐ روان
چو بُلبُل تمِٔس گل رُخس پے ہوٚان
بدن از عرق زَن درآمودِ آسی
تمن ریش و سرخاک آلودِ آسی
چو عاشق بجا نانہ با نالہِ ہا
ہَران اشک ییٚلہِ وأتی در کربلا
وُچھکھ سر و قد حسین برزمین
ہرِتھ زن تھرے گُل بر یاسمین
چو سنبل سُہ گیسو پریشان گوٚمُت
ییٚمیُک رشک یِتھ جمع حورو نیوٚمُت
وُچھُکھ یکقلم چشم نرگس بخواب
ملالہِ رٔٹتھ زَن برخ ہفت نقاب
سُہ گُل یُس زِ گُلزار جنت بدل
بباد مخالف گوٚمُت زرد وَل

سُہ رخسار یُس بوسہ گاہ بتول
سپنمُت وُچھکھ خستہ دِل گی ملول

بخواب کوٚر ودان اُمِ سلمُن سوال
میٚہ فرمأوی تو یا نبیؐ وجہ حال

بُرِتھ ریش و سرگردہ توٚہہِ شوٗبہِ گر
گرٛ ھان چھُم وُچھِتھ پارٕ پارٕ جگر

لِکِس سر گذشت حُسینؓ باونے
گُرِتھ غنچہ کل لوٚگ یہِ فرماونے

شہید گوم وَن شاہزادہ حسینؓ
قرار چھُم نہٕ آرامِ دِل چھُم حسینؓ

سُہ خوٗنِ حسین قطرٕ قطرٕ تلوٚم
گُرِتھ جمع در شیشہ ہمرہ انوٚم

یہِ بوٗزِتھ پکان پرٛتھ أکِس جویہِ خوٗن
سَپُن سأری ذٔری یا توَے لالہٕ گون

ہُرِتھ کونہٕ سنہٕ پیۆو سُہ دستِ لعین
گُرِتھ یُس شہید گو حُسین جبین
وَنے کیٚاہ سُہ حال قیامت اثر
دِوان نالہِ کمہِ حالہٕ جن و بشر
اَنِن ییٚلہِ سُہ قاتل سبٕٹھاہ چھُس نٹن
تتی رحمتک دفتری ما وٹن
سبٕٹھاہ بیم چھُم کیٚاہ سَنا سَپُد حال
اَنٕبس دست و پا بستہٕ ییٚلہِ ذوالجلال
محل چھُمنہٕ وَنہٕ ہا مفصل یہِ حال
گَران منع چھُم حُکم اربابِ قال
محبت ونان چھُم یہِ در کربلا
بٔنیومُت وَنن شوٗبہِ نوٚن جا بجا
مگر عقلہِ تنبیہ کوٚرنَم سبٕٹھاہ
مَہ وَن یوٚد ونٕکھ گرٛشھِ قیامت بپا

ہَران اشک چشمہٕ زٕ فوارٕ زَن
وَنان چھم یہِ غمنامہ در خامہٕ ان
قلم چھُمنہٕ بوزان یہِ دفتر لیٚکھُن
وَنے کیٛاہ مہ کر دِل ونان چھُم وَنَن
بہٕ کیٛاہ حرف کم نکتہ دان کُل سَپن
اَلف قد سۄٹھاہ دال زَن ہل سَپن
پیٚمتی جانور نیم بسمل پتھر
زبَس کارگر کھۄت یہِ زخم جِگر
اَمی واقعہٕ پتھ أکِس خۄن بجوش
اَمی واقعہٕ پتھ اکھا در خروش
اَمہ واقعہٕ گی جِگر ہا کباب
ہَرتھ گُل ہران پے زنرگس گُلاب
بماتم بہت عزت درد ناک
جِگر پارٕ پارٕ کران سینہٕ چاک

بخیمہ کران نوحہ تم تشنہ لب
ونان وا حُسینا بسوز عجب
بسبٹھاہ شور تُل بُلبُلو ہا گُلو
چو نرگس وچھان گلشنن سنبلو
پیٔمتۍ ترٛیشہِ ہٕتۍ خستہٕ بیخور درخواب
باشک یتیمی ونان آب آب
گرٛھو کوٚت سُہ غمخوار گو کوٚت سنا
حوالہٕ کرِتھ بیکسن گس سنا
دوا دادنٕے اَسہِ چھُ دیدار چون
بلو یوٚد وُچھو اٚسۍ سُہ روخسار چون
سبٹھاہ ضایہِ گیہِ ژھایہِ روزُن پَزیا
ژٕے ہیوٚ مہر در سایہِ روزُن پَزیا
دَما صُبحکہِ واوِ ووٕنۍ تُل قدم
گرٛشہِتھ وَنتہٕ بَر روضہٕ محترم

ہران اشک با سینۂ چاک چاک

یہِ احوال در خدمت جَدِّ پاک

غریب الوطن أسی چھِ در کربلا

بغم آشنا زِ آشنایاں جُدا

تھَون سر بخاک ون تمن شوٗبہِ کر

تھٔوتھ یم جِگر پارٕ باچشم تر

شہا گرٛھتہٕ بیدار از خوابِ ناز

چھُ شہزادٕ در کربلا دِتھ دراز

سر از تن جُدا سر بسر بأوی زبکھ

بُرِتھ خوٗنہِ بیوٗن قبا ہأوی زبکھ

تُلِتھ از مدینہٕ قدم ترٛ أوی تو

شہیدن شِکایتھ چھِ کن تھأوی تو

ادا یُتھ سُہ حق نبوت پزِیا

بجای مروّت عداوت پزِیا

گرٛھو روٗیہِ کمہِ بے امام حُسینؓ
مدٛینس اندر بے امامِ حسینؓ
بلشکر چھُ کیاہ شوٗبہِ وُن شاہ سُے
درخشندہ منٛز تارکن ماہ سُے
تمِٕس شاہزادس سوا ییٛلہِ وُچھن
صحابہِ ووان ما قیامت تُلن
شہیدن ہُنٛدُے حال بیٛیہِ ما پرٛژھن
دریغا ونے کیاہ جواب أسی تِمن
مٕہ کر تیٛرہا واوِ گو ژیٛر ووٚنی
تھٕوتھِ یاد یِمہِ گراوِ ولہِ نیر ووٚنی
ژِ وٕنی زِبکھ تاخیر مفصل یہ مجمل ونوے
ژےٚ چھُے تا بآخر زاوّل ونوے
بیٛیہِ عاشقانہِ گرٕہتھ ژھانٛڈی زَن
سُہ شاہِ شہیدان خونین کفن

در آغوش ہتھ چھکٕی زِ تَس دِلبرس
گُلاب معطر گُلاٰبی روٗخس

مُشہ رز بس زبر تکمہ ہائے قبا
سمن سینہٕ خوشبو تھوٗوتھ نوٚن ہَنا

أنتھ دستۂ نسترن تازٕ تَر
زِ رضوان بدستہاے حوراں دِگر

ہَوا گری زِ تَس وارٕ با صد ادب
چھُ نازُک بدن تر سُہ عالی نسب

چھُ لاٰزِم باٮ۪ن گرمی آفتاب
پے تشنہ سرو آب تراٰوِتھ گُلاب

جِگر زالہٕ وَن گر مئے کربلا
چھُ اِنصاف از تشنہ کربلا

بساقی کوثر سُہ تھاویا رَجا
کریم منع در آب آل عبا

گرٛھان یانٛہ چھُم لب بآب آشنا
یِوان یاد چھُم خشک لب تشنہ ہا
روا چھا تِمن پیٹھ کرن بَنٛد آب
پھُٹند اسہِ چھُ آب شفاعت مآب
گُمتیٚ لالہٕ رو زن گُل آفتاب
بسروے غم ہاٚریٚ متیٚ آب و تاب
سو لختِ جگر نورچشم حسینؓ
چھُ یُس سارِنٕے عابدن زیب و زین
بہ تب آس تِم بیقرارو غمین
زماتم سپُن وارٕ زار و حزین
دِوان نالہٕ زَن لالۂ داغدار
کران حالہٕ پرکالہٕ برگلعذار
بہ بُتخانہٕ تَس لالہٕ ہے خشک لب
سُہ گُلبرگ تر برٕ گومُت زِ تب

وِنان غنچہ لب وا حسیناہ حُسینؓ
چوگل جامہٕ پارٕ زروے حسینؓ

مۆیہ چھُم احتراق از فراق حسینؓ
مۆیہ تب چھُمنہٕ چھُم اشتیاق حسینؓ

بہر گوشہٕ بُلبُل بگل زار زار
وَنان شکوہ کربلا صد ہزار

وُچھِتھ حالِ آلِ عبا یکقلم
بزیر و زبر آو لوح و قلم

کۆرُتھ اے اسؔد کیٛاہ یہِ محشر بپا
بتقدیر جز صبر کنہٕ چارٕ چھا

وَنَن معنی لفظ ماتم پَزِ یا
یِتھِس متنسی شرح ونو چھا روا

مۆیہ یۆ دوَے چھُ زخم شہادت یِہُنٛد
مگر ہم شفاعت شہادت یِہُنٛد

اگر از گوناہ شرمساأری میٚہ چھم
مگر بڈٕ یہِ اُمیدواأری میٚہ چھم
بہٕ پیشِ خُدا یم زِ خونین کفن
چو تشریف روزِ قیامت انَن
بغمخوارئ امتِ مُصطفےؐ
بجز عفو کینٛہہ کر منگن خوٗنِ بہا
دپَن اَسہِ رضاے خدا اوٗن بجا
رضایِ محمدؐ چھُ سوئے رضا
ملول از چھِ تِم در غمِ عاصیان
تِمن اُمتی اُمتی بر زبان
بہِ بوٗزِتھ بیٚیہِ ابرِ رحمت بجوش
بزاری اہلِ محشر خروش
نگاہے نمایاں حسینؓ و حسنؓ
بعین عطا یا حسینؓ و حسنؓ

دِل و جان فدائے حسینؓ و حسنؓ
فِدا سربپائے حسینؓ و حسنؓ

اسؔد کیٚاہ میٚہ غم چھُم زِ جُرم و گناہ
میٚہ بَس یم زِ شہزادٕ پشت و پناہ

پے ایں دو گلرو سنٛبھاہ خارٕ چھُم
وُچھکھ کرچو بُلبُل جِگر چارٕ چھُم

☆

مرثیہ دیگر

وادریغا ستما احمدؐ مختار کجا
صف شکن شیر خدا حیدر کرار کجا
کاش ایں وقت اگر حضرت زہراؓ میدید
کشتہ مییافت پسر مادر غمخوار کجا
کاش ایں وقت حسن حال برادرمیدید
حضرت حمزہ کجا جعفر طیار کجا
گر خدیجہؓ بدے آنوقت دریدے جامہ
گلہ کردے بہ نبیؐ سرور و سالار کجا
ایں زماں بود کہ نُصرت بحسین میداوند
وا دریغا اَسفا مجمع انصار کجا
بودی اینوقت اگر سرور دین شاہ مغرب
گریہ کر دی بحسین کان درشہوار کجا

دیدی از قوم ستمگار حسین گشتہ شہید
کہ کند عرض بد و طاقت گفتار کجا
ختم گرمی نشدی آمد ورفت جبریل
نوحہ میکرد کہ آن سیّداحرار کجا
اسدؔ از خونِ جگر خواست کہ سازد مرقوم
ماتم سید و سالار حسینؓ مظلوم

التماس:

قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مصنف مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت مانگ کر مشکور فرمائیں۔

نعُوت ومَناقب

مَعَہ

مرثیّاتِ حسنین رضی اللہ عَنہُما

مِن تصنیف شاعر نامی گرامی مولوی اسد اللہ صاحب حنفی کبروی مرحوم

ساکن کلاشپورہ۔ سرینگر

مرتبہ

سید الطاف حسین و سیّد آزاد حسین ابن

سیّد محمد سعید ابن مولوی، اسد اللہ صاحب

بسمہ اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شریف

والضحیٰ روئے بے نقاب وچھوم
ذرٕ زَن مہر و ماہتاب وُچھُم

چھُم یہِ تعبیر بخت بیدارُک
نرگسین چشم خوش بخواب وُچھُم

بچمن بیقرار سودایش
خستہ سنبل بہ پیچ و تاب وُچھُم

پیوٚو پتھر لالہٕ داغ ہیتھ بہ جگر
بُرٕ زَن زرد وَل گُلاب وُچھُم

بس دو منزل دَوان وُچھِتھ قدر است
سرد یکپاے در رکاب وُچھُم

تَس سراپا ز تار زلف ہَران
گژاپہِ پتھ گژاپہِ زُلف خاب وُچھُم
بستہ عنبر بچِین گیسویش
نافہ از شرم در حجاب وُچھُم
دفترِ حسنِ لا بزالی را
حسنِ احمد میہ انتخاب وُچھُم
لوزِ ذاتش منزّہ از سایہِ
سائبان تَس شہس سحاب وُچھُم
کیاہ چھُ جانانہ عاشقانہ خُدا
پانہٕ ہتھ پیالۂ شراب وُچھُم
وقت میلادس شہَس جبریلؑ
انتظارس بفتحیاب وُچھُم
سوئ والشّمس رو بجاں مشتاق
مہرِ چھلہِ ہتھ در اضطراب وُچھُم

گُل صِفت نازنین أنتھ دردست

مست نعتِ اثر مآب وُپچھُم

آنہِ پتھ آنہِ شایقانہ کرَن

بوسہِ ہا بر رخ گُلاب وُپچھُم

آہت حٰمٓ اَنتَ طٰہٰ خواند

اَنت یٰسٓ تس خطاب وُپچھُم

اللہ اللہ اینچہ حُسن و جمال

روئیتہ اللہ بے حجاب وُپچھُم

بستہِ گُلدستہ حوٗرِ ہتھ رضوان

بہر جاروبِ آنجناب وُپچھُم

قیل و قال ملک بمکتبِ حال

درسِ صلوات بیحساب وُپچھُم

نعتِ طٰہٰ و مدحتِ یاسین

جانِ جانان شیخ و شاب وُپچھُم

مختصر شرح متِن حسنِ رخش
بس مطول بهر کِتاب وُپچهم
چهُمنہٕ آرام خواب خواب سَپُن
یَنہٕ سُہ مهتاب روٚنخواب وُپچهم
دِلیچی لاوِ مورِ سوزِ فراق
للہٕ وُن نار انقلاب وُپچهم
درامید شفاعت گبریٰ
نعت خوأنی کرن صواب وُپچهم
روزِ محشر ز آفتاب وُپچهم

☆

التجا بہ بادِ صبا

اے بادِ نسیم اَکھ دماہ روز گَن تھَو وَنے بہ حال دِلسوز
اَز لطف ژٕ وَنتہٕ حالِ بیمار دربار گہِ نبی مختارؐ
شاید کہ طبیبِ درد مندان گیرد خبرِ نیاز مندان
از راہِ کرم یِتم بہٕ بالین بیمارِ دِل لبیم میٚہ تسکین
گُل غنچہٕ گُرِتھ دولب بیکبار فرماوِ علاجِ دردِ بیمار
بٔیوٚن بٔیوٚن بہٕ وَنےٚ فراقکی دأدی داہن تہٕ غمن میٚہ چِھم گمتی لأدی
چھم آش وَندے بہٕ گاش پادَن گَن تھاو دماہ میٚہ لولہٕ نادَن
دیدار دِتم ژٕلبم میٚہ خوأری یکبار بلبم یہِ بیقرأری
امت چھِ پتھر خبر ہیٚوٚ نا دوٚن عالمن اکھ نظر دِیو نا
بیمارن چھَ اکھ خبر ہیٚنٛز بیچارن چھَ بَس اکھ نظر دِنٛز
بنہٕ نا بہٕ وچھن مدینہٕ یکبار چھُم چشمہٕ تَوے چو چشمہٕ خونبار
مشتاق اسدؔ چھُ انتظاس
زَن بُلبُل خستہٕ گُلعذار

نعت شریف

مظہر لُطفِ خدا ژٕے یا رسولؐ
مصحرارض و سما ژٕے یا رسولؐ

سَر وَنٛدے پادَن ژےٚ اے محبوبِ جان
عاشقانہٕ پانہٕ حق چھےٚ نعت خوان

گےٚ تُرٛواہ شَتھ وٕری توٚہہِ درخوابِ ناز
صبر کوتاہ کال آخر چارٕ ساز

دردل و حاتم ہمیں یک آرزو
دیدن دیدارِ آں والشّمس رو

یوٚژھ حقن پانَس کرن نظارٕ
پَس کوٚرُن پادِ ژےٚ ہیٛو مہ پارٕ

ناظرِ حُسنِ محمدؐ ذوالجلال
اینچہ حسن است اینچہ حسن است ایں جمال

چائِنِ حسنن کۄر تۄے پارٕ جِگر
بیدلن آخر چھِ کیٛاہ چارٕ گر
باز در مسجد قدم فرماؤِ تو
عاشقن آیات صبرُک باؤِ تو
بیٚیہِ گرٕ تو سیرِ فلکن اکھ شبا
عرش پیاران بر امید خاکِ پا
اللہ اللہ شو خرامان در زمان
جلوہَ جانانہٕ خوش بر لامکان
باز امت پرورا پیش خُدا
یادانتوک امتی اندر دُعا
داغ دِل ہیتھ حور و غلمان مدح خوان
قدسینِ خونِ جِگر چشمو ہَران
بیٚیہِ قبا خوشبو ستنے پیرأوِ تو
شملہ ترٛاوِتھ برعمامہ تھاوِ تو

عنبرِ لرزان اوپزان ترٛآوِ تو
بیقرارن گُل زُسنبل ہآوِ تو

صد ہزاران بُلبُلان نالہٕ دِوان
تھلہِ تھلہِ منٛز گُلشنن منٛز پے ہوٚان

لولہٕ چانے ہول جِگرن در کنار
للہٕ وُن زن نار پیٚمتی در مزار
کوٚت کال روزو مہ نش خلوت نشین
ہاوِتوم دیدارِ کُنہِ اے نازنین

اُمتی نادار چھِ پیٚمتی پتھر
تھود وۄتھَن یۄ دوَے کرِو وۄنی اکھ نظر
از کرم تشریفِ وۄنی أنتو دَماہ
رَنٛگہٕ رَنٛگہٕ ظُلم و ستم وُچھتو دَماہ

دأدی لد چھُس کر سنا دأدی بلن
تَس حکیمِ حاذقس کن چھم کلن

گاش وَنٛدٕہَس آش چھُم دیوٕ از ییَم

لاٛدی گاٛٔمتی دادِنٕے بیُٛون بیُٛون پرٛژھم

گٔے شہید کیٛنٛہہ کیٛنٛہہ چھِ درزندان اسیر

کیٛنٛہہ بدریا کیٛنٛہہ بچاہ کیٛنٛہہ زخم گیر

یاد ما آسو نہٕ أسی سَردارٕسے

تس شفیعس یاورس غمخوارٕسے

مارشل شوبیا سزا ییتھ اُمتس

نارٕ زالُن چھا روا ییتھ اُمتس

چون اسدؔ پیوٚمُت بکوی انتظار

کشتہٕ کیٛنٛہہ اڈٕ ماٗری کیٛنٛہہ بیقرار

☆

نعت......التجا انتما

چشم دارم شاہِ خوبان میرسد
تاجدار عرش ایوان میرسد
آنکہِ باصد عنبرو عطرو عبیر
شد تولد مُشک افشان میرسد
آنکہِ از الطاف معراج شریف
بہر امت بحر فیضان میرسد
ای گنہگاران شفیع المذنبین
ماحیِ طومارِ عصیان میرسد
از مدینہِ شاید آن خاذق حکیم
بہر بیماران بدرمان میرسد
آنکہِ او اسلام من ہم دین مَن
قوتِ جانم نورِ ایمان میرسد

گاش وَنڈِ ہَس آش چھَم درقبر مےٚ
والضحیٰ روماہِ تابان میرسد
بُلبُل دِل دمبدم گریان مگر
نو ِگل مشکین و خندان میرسد
چشمِ ترپارِ جِگر در انتظار
جلوِ جانانۂ جان میرسد
سر وَنڈس زأری کرس پأری لگس
یارئ فریاد خواہان میرسد
نُزِل مہمان چھُمنِ کیٛنہہ شرمندِ چھُس
موررا مہرِ سلیمانؑ میرسد
جِسم و جان ہٹتھ بیقرأری درِکنار
دردے ناز دکہِ درمان میرسد
چھُس بامید عیادت بیقرار
خود طبیبِ خستہ جانان میرسد

بے زرو نادار بے سامانہ چھُس
نقدۂ دو جہان بسامان میرسد
لاٰ دِی گاۓمتیٖ زخمنی داد بن غمن
دافع غمہاۓ دو جہان میرسد
بس کہ از برکات مولودِ شریف
فیض عام و لُطفِ خاصان میرسد
گوش تھاوہٕ زار نوزہٕ وعدٕ چھُم
امشب آل محبوبِ سجان میرسد
کاش یک جذبہ زحَرمین آیدم
جان و دِل لبیک خوانان میرسد
پرتو ماہِ مدینہ یِوٚ د پیٚم
عاشق دل خستہ نالان میرسد
حج اکبر یک مدینہ دیدنم
بستہ ام احرام و سامان میرسد

بس عزیزان شیفتۂ یعقوب وش
بادشاہِ ماہِ کنعان میرسد
قطع دل کردہ نہ قطع دستہا
رونما از مصر نسوان میرسد
اللہ اللہ اینچہ حسن است این جمال
ہم زلیخا دیدہ حیران میرسد
آنکہِ او ایمان من وقتِ اخیر
بہرِ دفع شرِ شیطان میرسد
غمخوار از کثرتِ عصیان اسد
عضو و عصران لُطف و یزدان میرسد

☆

متعلقِ قیامِ مولودِ شریف

جانانۂ ما قیامِ مولود
خوش جلوہ نما قیامِ مولود

دادہ است نشان زرویت اللہ
از شمس الضحیٰ قیامِ مولود

مُلک و مَلک آفریدہ حقا
ہم ارض و سما قیامِ مولود

بنمودہ چہ مہرو مہ منوّر
از نور ضیاء قیامِ مولود

فرمودہ زِ عطر و مشکِ میلاد
خوشبوی ہوای قیامِ مولود

از خلقت کائناتِ عالم
مقصودِ خدا قیامِ مولود

از بس شدہ کسرِ قصرِ کسریٰ
زد چونکہ لِوا قیامِ مولود

افسردہ نشستہ نارِ فارس
گشتہ چو بپا قیامِ مولود

دین روشن و کفر کردہ تاریک
از نورِ ھدیٰ قیامِ مولود

زیباچہ سرودِ نعت احمدؐ
خود نغمہ سرا قیامِ مولود

از درد و اَلم چرانانازم
بخشم میّہ شفا قیامِ مولود

بیمارم و بیقرار دِل چھُم
دادن میّہ دوا قیامِ مولود

از گرمیِ مہر زبر. دامن — گیرو فردا قیامِ مولود
نومید مباش ای گنہگار — از بسکہ رجا قیامِ مولود
از نعمتِ خاص و رحمتِ عام — دادہ است صلا قیامِ مولود
مستحسن در عرب عجم ہم — عملِ علمار قیام مولود
پرواچہ اسدؔ زبینوائی — بخشد چو نوا قیام مولود

☆

منقبت حضرت خواجہ معین الدین چستی اجمیریؒ

وُچھِتھ کریا معین الدین چشتی   ژُلِم شریا معین الدین چشتی
وَنْدے سریا معین الدین چشتی   چھوہم تھریا معین الدین چشتی

مدد کریا معین الدین چشتی

وَنْدے ناجان چھُکھ جانانہٕ میٚونے   تھیکُن میٚہ چھم رٹن دامانہٕ چونے
میٚہ کیٛاہ پرواے چھُکھ سامانہٕ میٚونے   یتم از کرتہٕ روشن خانہٕ میٚونے

مدد کریا معین الدین چشتی

منور گے درد دیوار امشب   زِعرس خواجہ ابرا رامشب
عزیزن ۂ کتھ چھِ نن اسرار امشب   شبِ قدرُک لبیم النوار امشب

مدد کریا معین الدین چشتی

قرار جان و دِل چھم ناد چونے   تمِس کیٛاہ غم چھُ یٚمی رٹ ناو چونے
میٚہ چھم بس اسمِ اعظم ناو چونے   بطوفان ناو میٲنی ناو چونے

مدد کریا معین الدین چشتی

یتم جلوہ دِتم مے بوز تم زار میہ کرتم صاف آئینہ ز زنگار

دِتم ازبادہٕ ہو جامِ سرشار ہتم ازکار کرتم مستِ اذکار

مدد کر یا معین الدین چشتی

سبٹھاہ بیقراری پیٚر میٲنے بلب جان وۄتمُت چھم پیٚر میٲنے

دمایتہٕ ہا مسیحا پیٚر میٲنے یتِم ولی ونی ہیتم مٔلی پیٚر میٲنے

مدد کر یا معین الدین چشتی

اُچھو کٔنی خوٗنِ دِل بوہارِ کوتاہ وُچھِتھ کرلوب چھم سردارِ کوتاہ

دَزُن آخر میہ عشقنہٕ نارِ کوتاہ یتم درشن دِتم ونی پرٛارِ کوتاہ

مدد کر یا معین الدین چشتی

بہٕ دوربرٛ ژالہٕ کوتاہ چھُمنہٕ وَن تاب یتِم از سالہٕ ساتھاہ لالہٕ درخواب

دذُم دِل نارِ چھکُم وصلکوی آب میہ پیٚر ناو چھُم ایرِ بگرداب

مدد کر یا معین الدین چشتی

بامیدِ عیادت بیقراری سمبٹھاہ چھم خوش زِ ہے اُمیدواری
چھُہم دردِل تہٕ ازدل ژٔڈ میٚہ سأری ژٕ دیتم میٚون چھُکھ چھُم نامداری

مدد کر یا معین الدین چشتی

عزیزیُس آسہِ چون آسیاسُہ یژ خوار سو بیشک تاجدارن ہُنٛد چھُ سردار
گرژھن غیرن کُنوی لس ننگ تہٕ عار چھُ لس بس دردو عالم چون دربار

مدد کر یا معین الدین چشتی

لگے ناوس تھیکن چھم یا معینی وظیفہ روز و شب چھم یا معینی
میٚہ نقش دِل کھنِتھ چھم یا معینی غمن داوٕن دوا چھم یا معینی

مدد کر یا معین الدین چشتی

یِہمنا خوابٕ یَژ چھُم خارٕ خارٕ بگلشن وِن دِمے ہا گلعذارٕ
یتم پادن کرے ناسر نثارہ چو بُلبُل حالہ دمہٕ نا نالہٕ زارہ

مدد کر یا معین الدین چشتی

پریشان دِل چھِ ساری جمع یِکھنہ نتہٕ لادن تھوکنا توٗری نِکھنا
دوا بیمار نے دیدار دِکھنا یہِ لولُک ہولہٕ تب شاید یِکھنا

مدد کر یا معین الدین چشتی

دِلا چھُے عرفہٕ تہٕ عیدِ مبارک گنڈُک احرام در اجمیر لارکھ
طواف امہِ کعبکوی زانک مبارک پَران لبیک اشہِ کنہِ خون ہارک

مدد کر یا معین الدین چشتی

گدا شاہا اسدؔ نظراہ کرتس، صدا لایان مدا چھس برمُژ رتس
سِیاہ دِل ہیتھ چھِ اُمّت نوٗر برتس ز اسرارِ معارف سینہٕ برتس

مدد کر یا معین الدین چشتی

☆

منقبت حضرت پیر پیران شیخ سیّد عبدالقادر جیلانیؓ

لول آم ہاوِ نا رخِ تابان پیر پیران شہنشہ جیلان
ہستم از مہرِ دلبرِ گیلان پیر پیران شہنشہ جیلان
ہاوتم روی تھاوتم لادَن میٔانہٕ محبوبہٕ سر وَنٛدے پادن
مال و اولاد جان کرے قربان پیر پیران شہنشہ جیلان
گردِ رَہ چون تاجِ تارک چھُم قادری سِلسلہٕ مُبارک چھُم
فخر چھُم چھُس تِتھِس شہس سگبان پیر پیران شہنشہ جیلان
دیدہ گریان منٛیہ سینہٕ بریان کٔو حبیب حبیبِ محبوبان
دِلرُبا نازنین حق سُبحان پیر پیران شہنشہ جیلان
چھُم کھنِتھ نقشِ جان و دِل یا غوث در قیامت تھکِن منٛیہ چھُم یا غوث
غوثِ اعظم غمن چھوکن درمان پیر پیران شہنشہ جیلان
چھُس بوئِد خوار دربدر گومُت تھوٚدتُلم پیرٕ چھُس پتھر پیومُت
سُے منٛیہ دستگیرو یاورِ دو جہان پیر پیران شہنشہ جیلان

ناو چوٗنے قرار جان و تنم   مونس دِل میٚہ اسمِ اعظم ہم

ناو میأنی ایرِ چھےٚ در طوٗفان   پیر پیران شہنشہِ جیلان

باوٕہس بیٚون بیٚون پٔنُن دأدی   ہاوٕہس چھُم دوکھن گٔمتی لأدی

یُن گوژھم سُے طبیبِ بیماران   پیر پیران شہنشہ جیلان

لارِ کوٚت چھم سوشاہ در بغداد   گوش تھاوہم پیٚتی دِمَس فٔریاد

جوی در جوی خوٗنِ دِل ہاران   پیر پیران شہنشہ جیلان

گاش وَنٕدہَس میٚہ ہوش دِل نیٚونم   آش امشب میٚہ چھُم سبٹھاہ محکم

جلوٕ گرٕونی وُچھن شہِ خوٗبان   پیر پیران شہنشہ جیلان

عرفہٕ تہٕ عید وصد سرور امشب   شب قدرک لوٚبُم میٚہ نور امشب

امشب عرسِ حبیب مشتاقان   پیر پیران شہنشہ جیلان

تاج معشوقیش بناز و ادا   خلعتِ عاشقی بر زیبا

نازنین گلعذار سروِ روان   پیر پیران شہنشہ جیلان

ہمچو جدلش ہَران مشک و گلاب   جابران گلبدن نیافت ذباب

وٗلی چو شربت زمین سُہ بول چیوان   پیر پیران شہنشہ جیلان

اے دل ہرگز مباش زار وحزین   حافِظ ما جناب محی الدین
تژ اوغم روز خوش بامن و امان   پیر پیران شہنشہ جیلان

دِل پریشان جمع ون ؠِکھنا   نتہٕ ساتھاہ مۍ۪ہ تور گُن نِکھنا
کر وچھتھ پیرٕ سخت چھُم اَرمان   چھُم مۍ۪ہ عشق شہنشہ جیلان

ہا یمینا دماہ مسیحا دَم   مٔلی ہیٚم بڑانتھ سےٚ قوی تر چھُم
وٚلی ہتِم ووتُمت مۍ۪ہ برلب جان   پیر پیران شہنشہ جیلان

چاۓنی کمالات از عدد بیرون   ہم کرامات از شما افزون
چوٚن اسدؔ چھِی ہزار مدحت خوان   کیٛاہ چھِہ شانِ شہنشہ جیلان

☆

منقبت حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ مخدومی کشمیریؒ

ژٕے مرشد راہِ ھدیٰ یا شیخ حمزہ پیر ما
ژٕے ہادِی دینِ ھدیٰ یا شیخ حمزہ پیر ما

اُمید ہیتھ از خانہ دراس دَکہ زدبہٕ گوٗمت ژٕ ےٚ کُن بہٕ آس
چھتہِ مویکوی کرتم پاس یا شیخ حمزہ پیر ما

ڈٕری یاوِ چھم ناو ایرِ مےٚ کیٛاہ چارِ چھُم وَن پیر مےٚ
بٹھِ لاگتم دستگیرِ مےٚ یا شیخ حمزہ پیر ما

چھا کانٛہہ ژٕےٚ ہیوٚ حاجتھ روا پرٛتھ دادِ گُے دارالشفاء
ژٕے قبیلہ اہلِ صفا یا شیخ حمزہ پیر ما

پشتبان ژٕےٚ ہیوٚ یَس آسہِ پیر آسیٛا سُہ اٮ۪ندر غم اسیر
سِر بوزتم سَر تا بپا یا شیخ حمزہ پیر ما

باللہ ژٕے جانانہٕ میٛون وَ اللہ ژٕے سامانہٕ میٛون
از کرتہٕ روشن خانہٕ میٛون یا شیخ حمزہ پیر ما

بہر مدد وقتِ اخیر تشریف فرماوبم سو پیر
چھُکھ پیٛمتبن ہُنٛد دستگیر یا شیخ حمزہ پیر ما

پرٛ پیوٚمتے نادار چھُس برٛ گوٚمُتے لاچار چھُس
پیوٚمُت پتھر بیمار چھُس یا شیخ حمزہ پیر ما

خوابِ یتِم روی ہاوتم دادٕبن دوا مےٚ باوتم
غنچہ دِلُک پھلراوتم یا شیخ حمزہ پیر ما

روی ہاوتم چھُم اضطرار تاب چھُم نہٕ دِل چھُم بیقرار
یِکھنا تہٕ کرہے جان نثار یا شیخ حمزہ پیر ما

ہاوُن چھُ لأزِم گلعزار عاشق چھِ انٛدر انتظار
بُلبُل صفت در نالہٕ زار یا شیخ حمزہ پیر ما

چانے وتے ڈیکہٕ یٚنِز پکُن دردین و دنیا چھُم تھیکن
قربِ خدا چھُم یُن ژٕے کُن یا شیخ حمزہ پیر ما

اُمُت اسدؔ امیدوار پیوٚمُت پتھر زار و نزار
وردِ زبان چھُس باربار یا شیخ حمزہ پیر ما

حمدِ باری ونعتِ فخرِ انامؐ

پس از حمدِ باری ونعتِ رسولؐ چھُ بہتر وُنن حال آلِ بتولؓ
خوشا آنکہٖ از نامِ شیرین شان بود تر زبان ہر زمان ہر زمان
بود مدحتِ اہل بیت کرام بدنیا و دین موجبِ احترام
بذکرِ نبی فاطمہؓ ہر زمان کران چھم کشش جان و دِل ہر زمان
بہر مکتب و خلوت و انجمن زاستاد دارم سبق این سخن

☆

شمہ از شہادتِ حضرت امامِ حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

بزهرِ هلاهل امامِ حسنؓ   جِگر خون سپُن زر درو سبز تن
بسختیٔ حالتی زور زهرن اؤ نگھ   گرژِھتھ حال حاذق حکیمس وۄنگھ
مژرتو میہ گُن نرگس نیم خواب   بدن رنگ سنبل چھُہم ازپیچ وتاب
رٹتھ نبض وچھتو بروے حسن   چھِ پژمردٕ گل زن زن یہ روی حسن
دوا کیاہ میٚہ چھُم چھُمنہٕ در دِل قرار   دماہ حال پژژھتوم ہتھ درکنار
بلیم دود یکبار از سینہ مےٚ   دوبارٕ تھوتھ سینہٕ با سینہٕ مےٚ
سبٹھاہ چھم الم برجگر یا رسولؐ   بنالہ روٹک نالہ قبرِ رسولؐ
سو قبرِ مبارک رٹتھ در کنار   ونان حال چشمہ گیکھ اشکبار
تتی آے در گریہ ستھ آسمان   وچھکھ ییٚلہِ شہزادِ مختۂ ہران
گٔرتھ زهرنی پارٕ پارٕ جِگر   اَنِ همره تےِ خونین اثر
سپن سبز رنگ تس جِگر پارٕ سے   سراپاے تس رشکِ گُلنار سے
سپن بستری سر بیالین تھوکھ   کوٗرن آہ آہ خادمس گُن ونگھ

یہِ کیٛاہ زہر طاقتھ سپٕن طاق وَن — گرٕھُن وُن میٚیہ چھم چھم لسن شاق وَن

سمبٕڑھاہ مشتعل آتِش سینہٕ چھُم — بزہر ہلاہل برِتھ سینہٕ چھوم

زِجگرہ میٚیہ کڈٕتم بصحِن سَرا — ھمیم نایہِ آتش بکسبِ ہوا

باآثار صنعت نظر ترٛاوِ ہا — بہٕ زخم جِگر دِلبرس ہاوِ ہا

دریں حال آخر سپٕنٛز تِم شہید — بزہر شقیٔ لعین یزید

مدینہٕ چھو شب تیرٕ تارٕ سپُن — چھو روزِ وفاتِ نبی زن سپُن

مقدمہٕ وۅنٛگھ زہر کرٕہم بپا — چھُ لتس جرح تیغ جہنم سزا

اَتھ تیمی پیروی کرسو ونہِ کیٛاہ جواب — ہٕہس ییٚلہِ احکم الحاکمین حساب

بقانون قہر و غضبِ فیصلہ — تِمن بوزِ ناون بصد ولولہٕ

تِمِس حال کیٛاہ آسہِ اَن در نظر — تیٚمِس مدعی آسہِ خیر البشرؐ

☆

مناقبِ حضرت امام حسنِ مجتبیٰ و حضرت امام حسین شہید

رضا رضی اللہ عنہما

حَسن کیٛاہ چھُ خُلق حسینؑ و حسنؑ یَمن دون حسینن فِدا جان وتن
چھِ محبوب حق یَم زِ بیشک وشین توَے چھے محبت یِہُنٛد فرض عین
چھِ یَم لالہٕ از لالہٕ زارِ نبیؐ چھِ کیٛاہ مُشکدار از بہار نبیؐ
چھِ پرورد خوش کنارِ نبیؐ چھِ دِلبر صِفت دِلقرار نبیؐ
زنخلِ علیؓ کیٛاہ مُدُر موٚ یَم زِ گُل یازِ سنبل زِ نوبادٕ یم
چھِ سروِ سہی زن گل جعفری ترو تازٕ از گلشن جعفری
چھِ برجستہ گلدستہ فاطمہؓ چھِ کیٛاہ بیرٕ گونٛڈِ بستہ فاطمہؓ
زبرجِ نبیؐ روشن یَم آفتاب زُدُج خدیجہؓ زِ دُرِ خوشاب
بشکل و شمایل چھِ یَم نازنین سراپا شبیہہٕ شہِ مرسلینؐ
یِہَے شانہٕ ہٕڈی شہسوار نبیؐ بکف گیسوی مشکبار نبیؐ
سوروح الامین بادل و جان یَمن چھِ کیٛاہ وارٕ گہوارٕ جنبان یَمن

غلامانہٕ بستہٕ کمر قد سیان ییٚمن دون شہن مروحہ چھِی کران
شہادت یہُنٛد باعثِ مرحمت شہادت یہُنٛد موجب معقرت
شہادت رضای حسینؓ و حسنؓ کرن شوبہ قربان دِل و جان ییٚمن
شفاعت کریا تَس یہُنٛد جد پاک جدا ییٚمی کٔرِتھ تژ آدٕ یم گُل بخاک
اسدؔ کیٛاہ میٚہ غم چھم ز جرم و گناہ
میٚہ بس ییٚم زٕ شہزادہ پشت و پناہ

☆

التماس:

قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مصنف مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت مانگ کر مشکور فرمائیں۔

صبحدم بُلبُلِ بخارا زود آمده بر گُل مراد ستود
ماہی و مرغ را نواے خوشش ہوش از جان ز دل قرار ربود
مژدہ از خواجہ بخارا داد کہ بہر مشکلے عقدہ وا فرمود
نقشبندی نسب کہ خواجہ حسن از غم قوم بستۂ دل می بود
آنکہ از بس فضائل و رفعت شان و عالیٰ نشان او مشہود
اینچہ غیرت فزودہ استغناش لب شکوہ بہ پیش کس نکشود
صحبتش کیمیا اثر دارد دیدنش یار مید دہد زو دود
آرے سرمایہ سلوک است او چشم عارف نماندہ لیک چسود
حال او کشف کردن است محال قال او ناید ہم بگفت و شنود
نیست ز اعیان عیان کسے بکمال چون وجود مبارکش موجود
مصدر فیض عام و خاص مدام مفخرِ مزدان کشف و شہود
سرو سردار وسیّدو افسر جان معنے وکانِ ہمت وجود

مسند نقشبندیہ چو فلک ہمچو خورشید آں خجستہ وجود
ہمت خواجگے کہ خاص وے است بخششے عام را چو جلوہ نمود
شد طلبدار والے کشمیر مہرباں گشتہ ساختش خوشنود
زین بشارت کہ عین فرح وسرور گشتہ غم کم مسرتم افزدو

گفت داعی اسد مبارک باد
عقدہ مشکلکشا ز . لطف کشود

☆

پے تاریخ تعمیرش طہارتخانہ نو زیبا
بگو زیبا طہارتخانہ نو

☆

قطعۂ تاریخِ وفات

مُحیِ دلہایِ مردہ بود از عیٰسی دمے
زان بہ محی الدّین مسمّی داشت آن کانِ حکم
چونکہ در دنیا سبیل معرفت کردہ سبیل
سلسبیل آمد اقامتگاہِ آن عالی ہمم
ہر ہمہ حرفِ زبانش صرف شد بے نحوِ آز
دیگر اوصافِ جمیلش نیست یارائے قلم
بردہ در علم وعمل قصب السبق زابنائے جنس
آنچنان نتوان رقم زدشمۂ از کیف وکم
اینچنین شیخِ جلیل القدر چون شد ماتمش
پُشت این وآن چو خاتم ساخت از بس بارِ غم
چشمِ پرنم را نمی باشد دمے جز ریختن
تاچو بر بستند رختِ ارتحال آں محترم

زین قیامت یافتہ آلام استیلا چنان
گشت قامتہایِ الفے ہمچو حرفِ لام خم

یاد گارِ شجرۂ پربار و خوش انوارِ او
جانشین شد بہرِ عام و خاص از فضلِ اَتم

چونکہ از نامِ علی دارد مُباہی درجہان
دستگیرش شد علی ثانی ازانرو دمبدم

ذاتِ بابرکاتِ این یک دانہ دُرِّ یتیم
باد فیّاض زمان چون فیضہایِ صبحدم

الغرضِ چون سال تاریخِ وصالِ شیخ دہر
ہاتفم برگفت کای بندِ غم و ہم کن رقم

شد بدل القا برائے سال از روے بقا[۲]
محی الدین شد واصل و ہابِ نوری در ارم

سنہ ۱۳۱۱ھ

☆

هُوالباقی

آہ خواجہ محی الدّین کاٹھواری آنکہ او
رفت شورِ کربلا آمد بہر سو در قیام
بودہ صبح چار شنبہ از محرّم ہم سوم
مرغ روحش ساختہ بر شاخِ طوبیٰ خوشخرام
سرکشیدہ از ارم فرمودہ رضوان نقلِ او
خواجہ محی الدّین بگلزار ارم بادا مدام

۱۳۶۱ھ

مصنفہ اسد اللہ کلاشپورہ

☆

مبارک باد

بتقریب امر خیر زفاف سعادت ابد خواجہ غلام محمد فرزند ارجمند و شرافت و فضایل پناہ خواجہ عبداللہ صاحب

سحرگہ بر آمد چو خورشیدِ خاور
زمین و زمان شد بنورش منوّر
من از خواب نوشین چو سر بر گرفتم
شدہ شاہدِ بخت بیداری آور
بشیرے زبس خوش اشارت بشارت
بمن داو و گفت اینچنین کای سخنور
از عبدلاہی خواجہ عبداللہ است او
بپا کردہ بزمے زبس حشمت و فر
بپئے نور چشمی کہ خورشید طالع
کہ ریزد چو دریاؤ کان لعل و گوہر

بتہنیتش چون قلم تر زبان شد
روان آب عشرت کند جوی مسطر
بگوشم چو شد اینچنین خوش بشارت
پَیَش تاختم ہمچو مرغِ سبُک پَر
بدیدن بہمراہیش محفلے شد
کہ تشریح آن در نگنجد بدفتر
چہ عشرت پےِ دیدنش قاصد آمد
بحفظ ادب خوش قدم کردہ از سر
خصوصاً شہے نیک طالع بمسند
نشستہ بصد عزّ و شانِ سکندر
کہ اسعد غلام محمد چہ نامی
چہا تاجِ شاہی نہادہ بسر بر
خرامان نسیم از پے مروحہ خوش
بکف بستہ گلدستہ بر جستہ عنبر

زہے گلبن آینہ قدنما بین
بجلوہ درین بزم چون قدِ دِلبر
چہ از شمع و چراغان و بجلی
محال است خورشید را بارِ آن در
مبارک کہ اندر تماشایِ این شہ
چہ دلہا شگفتہ بود ہمچو گلھر
چہ عبدالعزیز آنکہ ریشی گرامی
بنظارہ شہہ بُود بسکہ خوشتر
بر آر استہ صدر الدّین صدر مجلس
بکمخواب و زربفت بر تخت پُرزر
مع القصہ چون مرغِ طبعِ اسد شد
پیِ سالِ تاریخ بر چرخِ اخضر
زدہ سرز آوارز و طوطی بگفتا
زہے گل بُلبُل در امشب نکوتر

۱۳۶۰ھ

بتقریب سعید میلادِ نورالعین الطاف حسین فرزند ارجمند محمد سید

صد مبارک لالۂ باغ امید   برد میده ساختہ مشکیں ہوا
آنکہ در عالم علم الطاف حسین   وصف حسنِ ذات او دراقتضا
بست و نہم از رجب دو شنبہ است   اختر برج اسدؔ شد رونما
ایں اسدؔ ہم در مزید عمراو   پیر محمد، ہمچو یوسفؔ در دعا
وقت میلادش منور خانہ شد   چوں دِل بیگانہ وہر آشنا
آں جلال الدین جلیل القدر خوش   مے نگنجد از طرب درجامہ ہا
غم اوبے غم مبارک مشتہر   بسکہ از خورشید رویش پر ضیا
ورد عالی او بود شغلِ اسدؔ   روز و شب ہم، دمبدم صبح و مسا

سویِ زہرہ مشتری میلاد گفت
بخت آور نیک زادہ دائما

هوالکریم

میزنم فریاد شاہا بردرت ہمچون گدا
بس خطا درپردہ دارم از عطا پردہ نما

ای جناب قطب عالم گنج بخشی خوی تو
از نگاہ کیمیا تاثیر کن خاکم طلا

چاکرانہ مہراز دستار زر تارِ گزین
گر دروبی میکند در درگہت صبح و مَسا

روزِ عیدِ این شنبہ است یا صبحِ روزِ عشرت است
حضرت نامی بہاء الدین شود مشکلکشا

این غلامِ تو حُسینی اسمہ سیّد سعید
جسمہ خواند سعادت آیتِ نعتِ شما

مرقدِ آبا ے من مآ وای صحنِ پاکِ تو
دامنِ امنِ تودر محشر بکف کافی مرا

بسکہ زین در پردہ کمتر ہدیہ بو دم منفعل
لیک گشتہ نُزلِ آن مورِ سلیمان غمزدا

پَردہ دارِ پَردگی تاریخ در پردہ بگفت
دادہ این در پردہ از اخلاص امیدِ عطا

۱۳۵۵ھ

☆

ہدیہ آوردہ حاجی الحرمین سید سعید الدین اندرواری
پیش کردہ خاکسار (اسداللہ)

تاریخ زیارت حاجی الحرمین عبدالکریم ایّده اللہ الرحمٰن الرحیم بالخلق العظیم

آفرین از آفرینش باد برعبدالکریم
مژده آورده زحجِ اکبرش باد نسیم
در یلملم بہرِ تعظیم حرم احرامِ بست
کرده عمره یافتہ از نَو مگر عمرِ قدیم
درطواف کعبہ آن لبیک خوان میگفت خوش
دادنِ صد جان و اندر طیبہ بہ گشتن مقیم
پس سویِ راه مدینہ عاشقانہ زد قدم
شوق از ایمن انیسش ذوق ازایسر ندیم
درحضورِ روضہ استاده نموده سردعا
یافت از باغ اجابتھا اثر سنبل شمیم
چون دوگانہ جایِ ابراھیم رایکبار خواند

ناو دانش فیضِ رحمت داده از حلّ و حطیم

بود از تلسیم حجرالاسودش خوش این خیال

بادشاه مرسلین را بوسئہ خاکِ حریم

آب زمزم نوش جانِ تشنہ راچون ساختہ

سرنموده زمرمہ در نعت با قلب سلیم

الغرض طبع اسدؔ چون بهر تاریخ قدوم

با جنابِ حضرتِ شیخ الدلایل شد کلیم

گفت امام مکہ سال خیر مقدم سرزده

حج اکبر یافت مسعود نکو عبدالکریم

۱۳۵۷ھ

تقریظ احقر اسد اللہ

مبارک نامہ گلزار مدینہ بنشستہ خامہ گُلزار مدینہ
شدہ منظوم گلزار مدینہ. بوصف و نعتِ سردار مدینہ
نمودہ میر سید افضل اکنون کہ طبعش از فنون شعر موزون
بکشمیری زبان شیرین چو قند است دوایِ سودمند درمند است
زبس در صغرِسن تصنیف کردہ بنظم آور دلش تکلیف بردہ
مگر طبعش سبق از جد گرفتہ حلاوت ہم اثر از حد گرفتہ
اباً عن جد مسلسل شعر گفتن بود در مادہ اش چون دُر بسفتن
چو سرمہ حرفہایِ سطر سطرش روان آبِ طربِ از نہر نہرش
بیاضش مرہم دلہایِ خستہ سوادش حلِّ مشکلہای بستہ
نکاتِ شرح متنش دل پسند است بلی خوانندہ اش را سودمند است
اگر مانی ببیند نقش ہارا زد ستش یکقلم افتد قلم را
ہمایون آنکہ خواند صبح و شامش شود خوشبو دل و جانِ و مشامش

تمنا چھُم سبڑھاہ خوٲبی تیٚمنا شبۍ مہ رُو تۍ بیتاٲبی ہمیٚمنا
دِمسنا وۍٔ بہرِ گلشن چو بلبل سونرگس چشم گُل ہاوِہم زِ سنبل

اسدؔ کردہ طلب تاریخ تصنیف
کہ باشد لایق تحسین و تعریف

☆

☆

خوشا حافظ حسن کآن اقرا القرا ے قرآنی
زبس سعیِ حَسن بنمود طبع اسرار ہمدانی
چہ اسراری کہ از طبعِ شریف آن شہنشا ہے
کہ عالیشان شہان مرخانقاہش رابدربانی
نشاند از وصول یم سرفسانۂ وصلکی یم سر
چھہ اصل و فرعِ دل یم سر یئے سرقوت روحانی
اسد یوٚد دُور چھُکھ از دل چھِل اسرار کر حآصل
بدلبر دل کرٕکھ وأصل گرٕکھ نزدیکِ سبحانی
چھاآں خانقہ کز فیض و لطف حق پناہِ ما
نمودش خاکساری اولیا ہا از دل و جانی
زسیر مشرق و مغرب مگر مقصود خورشید است
طوافِ کعبہ این خانقاہ عرش ایوانی

اگر در روز محشر ہریکی غرق عرق باشد
چہ غم باشد غمامم بر سر از ظلّ علی ثانی
یتھِس والا نسب عالی حسب تھدِ پایہِ سردارس
لب تعریف مُژراون چھ کأژاہ میأنی نادأنی
کرایار اکہ گوید مدحِ این شہزادہ عربی
گمِتۍ کلۍ زانہٕ وِنۍ بڈۍ بڈۍ چھ پیٛأمتۍ از سخندأنی
بفیضِ عام چون سیر زمین سہ بار فرمودہ
شدہ ہر خارِ کفراز بوئ اسلامش گلستأنی
چوگلمر از بہارِ مقدم خود ساختہ کشمر
ازان غنچہ لب اسلام چون گلہای خندانی
بصد اخلاص دل بس خانقاہ و مسجد و معبد
بہرجا شہرو دہ کردہ بنابانی مسلمأنی
شہ ہمدانِ تیمٕ وقت پسین چھَم بڑانتھ بر بالین
وِلِم ایمانکۍ خلعت رٔچھِم از شرِ شیطأنی

بامیدِ عیادت خوش بہ بستر بقرأری چھُم
تیم شاید طبیبِ دل مےٚ دادٕبن سُو چھُ درمأنی

چہ صبح پیشین و دیگر شام وخفتن روز و شب ہر دم
خیال کینٛہہ چھُمنہٕ اما چھُم خیالِ شاہ ہمدأنی

نشانا بختِ بیدارُک مےٚ چھُم سُوی خواب ییٚلہِ ہاوُم
سُہ محبوبِ شفیع المذنبینؐ ماہ رویہِ نورأنی

شب جمعہ امس شہزاد سےٕ ییٚتہِ آسِہے تشریف
پس از طیٚ مکان اندر مدینہ واتہٕ ہن آنی

کران أسی پیش روضہ السلام علیک یا جدی
شنید وعلیک یا ولدی جواب از بس مہربأنی

شہہ عرب و عجم بوسہ کران أسی آنہٕ پتہٕ آنےَ
رِژھ نالہ بگلرخسارِ خوش شہزادۂ جأنی

بہ چل خانہ چہل افطار در یکوقت بنمودہ
چہل اسرار بیشک شاہدِ دعوای حقأنی

زطبع این چهل اسرار شد طبع اسؔد خوش دل
مگر می جست سال طبع چون لعلِ بدخشانی
که طبعش منشیِ گر دون رقم برلوح زر کرده
بُود اسرارِ ربّانی چهل اسرار همه دانی

۱۳۵۲ھ

☆

در انتقال پر ملال جناب مولانا میر واعظ صاحب

چون نبارم خون دل از پنجہ مژگان بیا
بیتو باغ دل نخندد خوش نسیم جان بیا
غرق بحر خون جہان گردید از پاتا بفرق
جوشِ طغیان سرشک از دیدہ چون طوفان بیا
چند بار انتظارت چشمِ پر حیرت کشد
داغِ یعقوبی زحد شد یوسف کنعان بیا
ہر گُلِ رنگینِ گلشن باز بان حالِ خویش
ہر سحرگہہ باتو گوید بلبل خوشخوان بیا
قامہ ہریک بہ نیلی جامہ چون خامہ سیاہ
نامۂ وا مرشداہ خوانند خون باران بیا

حرقتِ نیران فرقت دل بتاب و تب فگند

جان بلب اہل طلب را تا بکی ہجران بیا

گَشتِ کِشت شادمانی بس خراب ازابرِ غم

بھرِنو آبادیِ ما شارقِ تابان بیا

نوحہ زن باجامہ کحلی چہ صبح و شام را

مسلمین تنہانہ ہم ہر غیرِ دین گریان بیا

خونفشان جمع پریشان بسکہ اندر کاشمر

نیل ہاجاریست چون پنجاب و ہندستان بیا

ای محدّث کن حدیث صبر را تشریح باز

بیتوبی صبری زحد شد اے قرار جان بیا

باز آ ای نایبِ شرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمی

خاصہ بہر نصرۃ الاسلام باسامان بیا

باز یکبار دگر اے فاتحِ ابوابِ دِل

سورۂ اخلاص کن تفسیرِ بابرہان بیا

از جدائی ہا شکایت نی مثال اے مولوی
داغ داغم یکدوبیتِ مثنوی خوشخوان بیا

آہنین دل موم شد از لحن داودیِ تو
سخت شد زخم جگر ہا آخر ای درمان بیا

جملۂ ہرتن چو من افتادہ بیمار ونزار
یکدمی بہر عیادت اے طبیب جان بیا

شمۂ علمت شمولِ شملہ اندازانِ دہر
مشکِ معنی ریختن را شملہ آویزان بیا

اے گُلِ صد رنگ و بو درخار خار رویِ تو
بیقرار ہمچون اسدؔ شد بلبل بُستان بیا

آہ خور از جا گرفتہ خاستن واظلمتاہ
ماہ زین ماتم ہمہ تن کاستن و اظلمتاہ

وا دریغا مہرِ اوجِ علم و دانش شدنہان
روزِ روشن ہمچو شب شد عالمی ظلمتِ ستان

آنکہ اسمش بود مشہور زمان و اعظ رسولؒ

جسم پاکش بسکہ تابندہ زنور روشنان

در طریق حق پسندی رہنمای خاص و عام

بود چون خورشیدِ انوار از ضلالت وارہان

گشتہ از خونِ جگر چون جیب و دامان گلستان

در فراقش فاختہ وش مرغِ جان کوکو کنان

از کلامش صاحبانِ قوتِ ادراک و فہم

نامہ مجلس بمُہر خامشی کردہ بیان

عالم عامل اگر بودند شان بودند و بس

غیرتِ دینِ رسول اللہ ﷺ را ذاتش نشان

خلعتِ الشیخ فی قومہہ بقدش راست است

تاج ازکل تقّی بر سرش بنگر چسان

پور پرنورِ شریف حاجی الحرمین چو بود

حور و ولدان درخیالِ مقدمش لبیک خوان

نعتخوان غنچه دہانش نگہت گل داده رو

میشده ازبس معطر زان مشام سامعان

یازدہم بود از رجب بعد از نماز جمعه چون

در لحد آن سیمتن آسوده ہمچون گنجدان

رفتنش از آفرینش باہزاران آفرین

رفت چون در ساعتِ حسنه زمادامن کشان

الحق آنساعت که ذکر الله بلند میساخته

درہمان ساعته بروز جمعه شد توحید خوان

ساختی معمور ماواخانه بہرخود مگر

دوستان و سامعانرا شد خرابی خانمان

میسزد شرح عروسِ مصحف اول ساختن

بعد ازان رفتن عروسانه بوصل جان جان

ازچه معنی دلپسندش بربیان آمد سکوت

این مگر میبودِ مقصودش ز علمه البیان

باز آی پاک گوہر آہ شد دُرہا یتیم
چون صدف دلتنگ ہریک بسکہ گشتہ خونفشان
سرمہ چشمان مردم آشنایِ چشمہ شد
نیلگون گشتہ بہر اقلیم دریا ہا ازان
شرح متن حالِ زارِ ما مطوّل شد چنان
تاقیامت شمہ از مختصر ناید بیان
خواستم املاء اوصافِ گرامی ساختن
یکقلم ماندہ قلم از تنگ ظرفِ داستان
چون ننالم گشتہ چون نالِ قلم ہرتن چومن
ہرزمان ورد زبانم اے قرار جان وتن
سازِ دِل از سوزِ غم بازیروبم ہیتھ نالہٕ ہا
تارِ اشکچہ بستہ برسیتارہٕ قدِ دوتا
سینہ میٚے ہردم وزان اما وزان زن چھُم رباب
نالہِ تامتھ نار گوٚنڈنم زخمہٕ ہیتھ چھُس بینوا

وعظ چونٕے یاد ہیٚتھ بێہوش پێیاٚمتۍ خاکپوش

ہیٚتھ خموشی شۄبہِ کر گویا ژےٚ ہیوٚ شرین ادا

صد ہزاران سۄسنِتھ پێیاٚمتۍ رٕٹِتھ نالہٕ مزار

ہمچو بُلبُل گُلعذارس ؤنۍ دوان با نالہٕ ہا

دارِ دارے اۆش ہران در جوش چھُم خونِ جگر

سینہٕ آتشخانہٕ تھونم دمبدم در شعلہٕ ہا

درحضور آمتۍ چھِ اَسۍ منظوٗر تھاوۍ تَو اکھ سوال

خطبہ توحید در توعیظ اَنۍ تَو با ادا

قامہٕ پیرت از قبا دامن کشان عمامہ دتھ

شۄبہِ وُن از دوش تا زیرِ بغل ترٛاوِتھ ردا

نیری تو تشریف اَنۍ تو ٲستۍ اَسہِ سامعن

زخم کاری پٕرتھ اَکس فرماوۍ تو بیۆن بیۆن دوا

چھا روا روشتھ ہن لاَزِم چھ وونۍ تراوَن ملال

ملتنظر چھِی عاشقانہٕ پیروبرنا جا بجا

انتظارس روزِ نالتس ووݨی در آثارِ شریف

در شب معراج بہر وعظ شاید واتہِ ما

شۆبہِ مجلس چائِنی منبر درمیانِ سامعان

ہامکاندارو لگے شوبیا رٹن مقبر ژٕ جا

پیرِ پیاۓمتیٚ چھی پتھر بہمار زن ہرسو مرید

ہاطبیب جان یتِم چھےٚ ہٕن خبر شرطِ جزا

یکقلم دفتر وَٹُن شوبیا رٹن مسکن مزار

گوکھ تژٕ اُوِتھ خانہٕ گس جانانہٕ وَنتَم پِی پَزِ یا

پوشہِ باغن کُن تماشا چھُمنہٕ ہرِگز خوش یِوان

جلوگر نسپدان ییٚلہِ ییٚلہِ چھُم سوگلرو دِلربا

طوطی شکر شکن بالکل فراموشم شود

یاد یامتھ چھُم یِوان شیرین مقالِ خوشنوا

خارِ گل رخسارِ کُے گوہم تھُوِتھ داغِ جگر

ژالہِ کوثاہ لالہِ یِکھناؤں ملالہٕ یوُت کیٚاہ

شمع رو مجلس ژٔٹتھ وژ امُت رٔٹتھ کتہِ چھُم قرار

کاںٔہہ تہِ پروانہ برن کتہِ یوت لاگُن بیوفا

چھُس پشان چھُم نہٕ مشان ہرِ گز کوٚرتھا نایاد مٔیون

دادِ چانہِ بقرأری چھُم لوٚ بُمنا کیٛنہہ دوا

ذرِ ذرِ کوٚرنَم زرن ؤُ ل آفتاب روہا وتم

خارِ چھُم دوبارٕ پتہٕ یکبار کرٕہے جان فِدا

ہا یہٕ کیا ماتم چھُ خاتم خم سپٔنۍ ٔم سروقد

ہمٕ گٔے ٔم گلعذار از نالہِ زار ہمچون اسدؔ

ماہرو اینا شبا کُنہِ ہاوِ نور آفتاب

لاوِ مورٕ ے نار للہٕ ون چھُم توَ ے چھُم انقلاب

تَس قرار کتہِ آسہِ آمُت گو تھٔوِتھ مےٚ بقرار

سینہٕ اَز آتش بٔرتھ دل نالہٕ زن چشمہ پرٕ آب

آسہِ ما مشغول اندر درسِ تفسیر و حدیث

یا بشرح سورہَ رحمٰن وُچھان اُمّ الکتاب

آسہِ ما محو تماشاۍِ جمال ذوالجلال
یا بجنّت در کنارِ حور و ولدان کامیاب
آسہِ ما بر منبر زر وعظ خوان اندر ارم
حورِ گوش آویزِ تھاۍِ تھ و عظ کوی دُرِّ خوشاب
آسہِ یا در شکوہ از بیقدری ما پیشِ حق
گو توٚے ما سیر از سیر جہان اندر شتاب
آسہِ با حضرت ونان از حق قرآن وحدیث
واتہٕ نووُم حرفہٕ حرفٔے در دِل ہر شیخ و شاب
آسہِ ما بر چشمہ تسنیم یا بر سلسبیل
آسہِ یا رضوان تٔمِس ہتھ پیالہٕ برٕی برٕی از شراب
حسبِ حالہٕ آسہِ ما در استغاثہ زار زار
از ہزار آزار ہاۍِ دُشمنان چون زہرناب
آسہِ ما سرمست از نعتِ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم
یا بمدح آل و اصحابِ خلافت انتساب

آسہِ ما روزِتھ چومہہ درنورِ مہرِ اولیا
بامناقب تر زبان اختر ہران بر آفتاب
صبح شادی کر پھولیم چھُم زون اُنجمٔ شامِ غم
ذٔرِ ذٔرِ چھُم آفتاب یَنہٕ ژہایہ روژم درسحاب
چھُم جگر سیپارٕ دِل زیروزبر لام قد الف
ہا یہ کیا غمہ گُے غزل وژام فال از ماتم کتاب
یَنہٕ کفن سیمین تتنےَ پورتھ تتنے مورس زرن
کر وُچھتھ گلرویہ کوٗرتھم جعفری رنگ گُلاب
چشمہٕ خونین چھُم مُژر بادام چشمہ پُرخمار
سینہٕ بریان آہ سوزان خستہ جان دِل چھُم کباب
ماہ رویو روے چونُے شمع جمع دوستان
آہ تتھ خورشید رویس شوٗبہٕ کر خأ کی نقاب
کم سمنبر سروقد کم سیمتن کم خوشکلام
پِی ہرتھ گل زن تھوٗتھ گیہِ جان عالم در عذاب

اے اسدؔ تل خامہ وین کرنامۂ ماتم تمام

کأنسہِ پیش قابض ار واح کُنہِ رنگہِ چھا جواب

یُٹ کیاہ ہا مرگہِ بے انصاف لوگُتھ سہل چھا

زیرِ خاک یُتھ گنجدان علم تھووتھ پی پَڑیا

الغرض از بھر سالِ رحلتِ این زندہ دل

حورعین گفتاچہ زیبا جایِ واعظ درجنان

سرزو از ہجران بگفتا ملہم سال وصال

حامئ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درجنت مقیم

سرکشیدہ از ارم رضوان بگفتا باز سال

شاد دِل شد مولوی از روی حوران جنان

میر واعظ چون نشست اندر کنارِ لطف حق

شور دراہل ارم بر خاستہ زان دستگاہ

پس بپرسیدہ زرضوان بہرِ قصد وصل خویش

حورعین این کیست گفت واعظ رسول آمد بجا

بگفتا از سر برج برین چون قاضی گردون

بقرآن و حدیث حامی بود با او رسوال اللہ

ملک گفت چون سرزدنیا کشید

محمد شفیعش بدارالارم

۱۳۲۷ھ

☆

نوٹ: اس مرثیہ کے آخری حصہ میں لگ بھگ ہر ایک مصرعۂ ثانی سے مادۂ تاریخ معلوم کی جاسکتی ہے۔ میر واعظ مرحوم کا انتقال ۱۳۲۷ھ میں ہوا تھا۔

مرثیہ اشعار غلام محمد فرزندہ پیر نورلالہ مخدوم

آو خا از قوسِ ماتم اینچہ تیرِ غم جہید
پینجر صد پردۂ دلہا بیک جنبش درید
آہ پورِ پیر نورالدین محمدؒ نامی است
رفت ناگہہ خار ہا در پایِ این و آن خلید
شد بدر آرام از جانِ پدر ای خوش پسر
وُنی دِوان چانے خیالَے منز گُلن ہیچون صبا
پیوِس از پا گوم یَنہٕ از دست مے لتس ہیوعصا
تھوٚد دوو تھن مُشکل سبٹھاہ وونی چھُم یہِ کرأسم ووہید
ہا گُلو گل جنتکی چھاوان مگر ہیوے ما خیال
زوٚد سِیر گوہَم توَے از سیر دیرِ بیوفا
ہا گُلو وَنتم پزیا بستہٕ تھوٗن غنچہ دھن
ساعتاہ مُژراو نرگس چشم وُچھتم حال کیٔاہ

گہہ تِتم بیمار زن پیٲئمتؠ پتھر مادر پدر

ہیٚنز خبر لاٰزِم چھِ آخر اے طبیب جانِ ما

بیتو شورِ کربلا کردہ بپا سیّد حسین

باوجودِ دلدہی ہرِگز نمی آید بجا

گہہ تِتم پرٛاۍ اوِتھ قبا خوشبو تتےٚ ترٛاۍ اوِتھ کفن

شوٗبہٕ وُن عمامہ برسر خوش ردا بر دوش کیا

ماہ رویو شوٗبہٕ کر روٗشِتھ رٹن بُرجِ لحد

گرٛاۍ دِتھ نیرن بزودی خانمان ترٛاوُن پزیا

نشترِ صد خار بربستر تھوٗتِھ ژوٗلہم گُلو

سینہٕ آتشخانہ چھُم جانانہٕ پُر از شعلہ ہا

گومہتھ صبر و قرار آرام و ہوش و خورد و خواب

گو تھلتھ یکبار شاخ و برگ نخلِ بدعا

باتن نسرین گُلو در غنچگی گوہم توے

ارغوان ریزم زنرگس سنبلِ خوشبو بیا

چھُم یِوان شرین پرُن سبع المثانی یاد یام
برسرم یکبار افتد ہفت گردون گوئیا
شُد چو ماہِ چاردہ محبوبِ ہژدہ سالہ میون
روزِ جمعہ نوزدہ بود از جمیدِ اوّلا
در نظر یامتھ یِوان چھُم سروقد چون ہا گلو
زن تبر پیتھ چھم کران زیر و زبر سرتاپا
خارِ گلرخسارِ کُے گوہم تھُوِتھ داغِ جگر
دادِ چانہِ بقرأری چھُم لوٚبم نہٕ کینْہہ دوا
خالہِ خط چانہِ کاش وُچھن کُنہِ گُلا مَنٛز گُلشنن
نیرِ ہا ییٚمہِ حالہِ لیکن مثلِ تو پیدا کُجا
لس قرار اند ر ارم کوٚرنَم مے تہراج قرار
بقرأری ژالہِ کوتاہ لالہِ یِکنا اَکھ دوہا
بس محبان و مریدان تو اندر شہروده
از فراقت چشمہ چشمہ خون ہران از چشم ہا

الغرض اندر وفاتِ این گُلِ باغِ اہل
چون اسدؔ را قامہ زیرِ بارِ تارتخش خمید
گفت رضوان بر سرلوحِ مزارش کن رقم
یافت سلطانے محمد جنّت الماویٰ مزید

۱۳۴۵ھ

☆

منقبت شریف

شہزادہ حسن آنکہ چو گلفام محمدؐ
شہزادہ حُسین آنکہ دلآرام محمدؐ
ہمشکل محمدؐ چھِ یم خوش لالہٕ حمراؑ
کیاہ سرخ وسپید گل چھ یم از گلبن زہرا
_____ گہوارہ یُہنْد دوش محمدؐ
محبوب صفت خوش چھ،در آغوش محمدؐ
پایہ بڈٕی یم شاہ سوار پُشت محمدؐ
دردستِ أنکھ لاقم از زلفان محمدؐ
از موئِ حسن رشکِ سنبل زار شد اینجا
و از موئِ حُسین نافۂ تاتار شد اینجا
شہزادِ حسن ہاوِ نا رخسار پُرانوار
شہزادِ حُسین کربو ڈیشن چشمہ چھم اشکبار

اے باد صبا گرٕھتہٕ تم لالہٕ سالہٕ انتکھ میون
گوشن بو ووٕتھرکھ پوش روشن حال کرتکھ میون

ہاواوٕ أنزبکھ دیدٕ نےٕ منٛز خانہ کرکھ بو
سامانہٕ تِم جانانہٕ چھم دامانہٕ رَٹکھ بو

بردر چھُ اسدؔ داغ ہٕتھ چون لالہٕ صحرا
بس یکنظرے اے دو جگرگوشہ زہرا

☆

غزل

جلوِ یار بے نقاب وُچھم
ذرِ زَن مہرو ماہتاب وُچھم
چھُم یہِ تعبیر بخت بیدارُک
نرگسین چشم خوش بخواب وُچھم
تَس سراپا زِ تار زلف ہَران
گرٛایہِ پتھ گرٛایہِ مشکناب وُچھم
صبح و شام از کنار سیمبرش
ہندویِ زلف کامیاب وُچھم
کردہ سرساز لحن داوٗدی
زہرٕ در چنگ ہتھ رباب وُچھم
پیش آن ترک تند شیر دِلن
ہمچو روباہ زہرہ آب وُچھم

بچمن بیقرارِ سودالیش

خستہ سنبل بہ پیچ و تاب وُچھم

پیو پتھر لالہٕ داغ ہتھ بجگر

برٕ زن زرد دل گلاب وُچھم

بسکہ منزل دوان وُچھِتھ قد راست

سرو یکپاے در رِکاب وُچھم

بستہ عنبر بچین گیسویش

نافہ از شرم در حجاب وُچھم

مختصر شرح متن حسن رخش

بس مطوّل بہر کتاب وُچھم

قبہ نور نار پستانش

چشمہٕ کوثرک حباب وُچھم

ہووِنم یان زیرِ سنبل گل

بُلبُلِ دل در اضطراب وُچھم

چھُم نہٕ آرام خوأبٕ یوان
یَنہٕ سُہ مہتاب رو بخواب وُچھُم

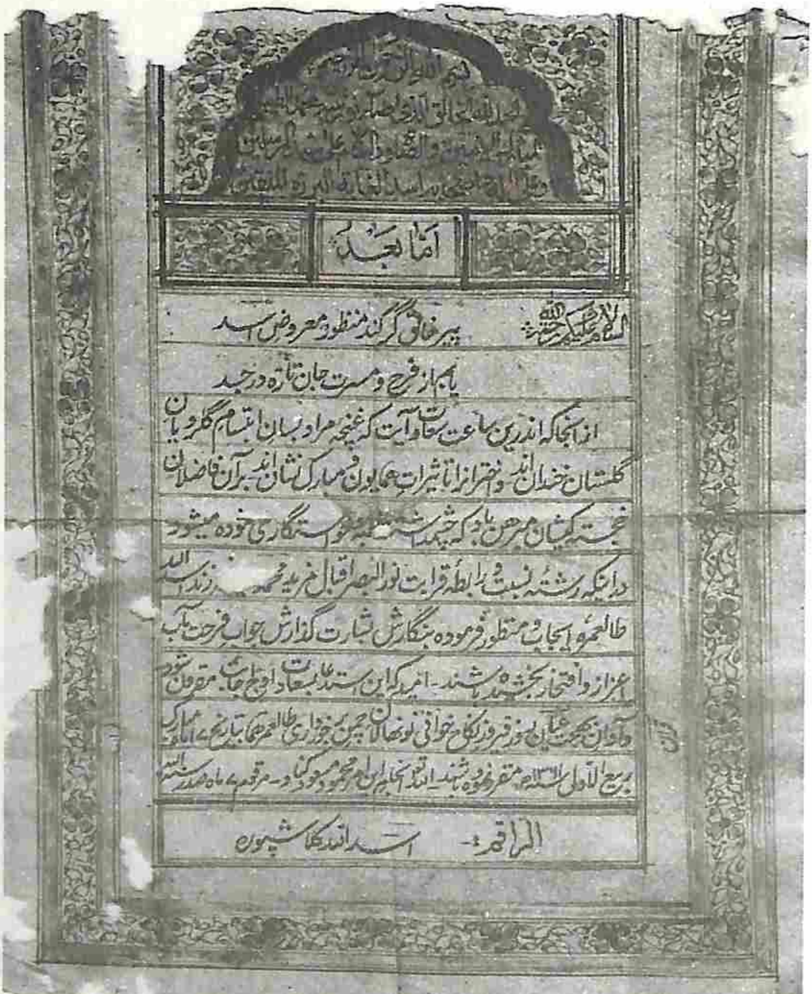
دِلچہٕ لاوِ موِر سوز فراق
للہٕ ون نار انقلاب وُچھُم

اسدؔ از بہر نقل مست شراب
منتظر ہٮ۪تھ جِگر کباب وُچھُم

☆

نوٹ: اسی غزل کی طرز پر شاعر نے ایک نعتیہ غزل بھی تحریر کی جو اس مجموعہ میں شامل ہے۔ کچھ اشعار دونوں جگہوں پر درج پائے گئے۔

اگر مانی ببیند نقش ہارا
زِ دستش یکقلم اُفتد قلم را



بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible] والصلوٰة علی المرسلین

اما بعد

السلام علیکم و رحمة الله — [illegible] منظور و معروض است

با هم از فرح و مسرت جان تازه در جسد

از انجا که اندرین ساعت سعادت آیت که غنچه مراد بلسان ابتسام گلریزان

گلستان خندان اند و نغمه از تاثیرات همایون و مبارک نشان اند بر آن فاضلان

خجسته کیشان مرهون باد که [illegible] خورده میشود

دانکه رشته نسبت و رابطه قرابت نور البصر اقبال خریده محمد [illegible] فرزند اسد الله

طال عمره ایجاب منظور فرموده بنگارش بشارت گزارش جواب فرحت مآب

اعزاز و افتخار بخشیده باشند - امید که این استدعا بسعادت اوج اجابت مقرون شود

و آن [illegible] نونهالان چمن برخوردار [illegible] طال عمرهما بتاریخ ۷ ماه مبارک

ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مقرر فرموده باشند [illegible] مرقوم ۷ ماه [illegible] سنه ۱۳۶۱

الراقم — اسد الله کلاشپور

مبارکباد

در خرزہ فی سعادت ابد خواجہ غلام محمد فرزند شرافت فضایل پناہ خواجہ عبد الاحد صاحب بتقریب

سحرگہ برآمد چو خورشیدِ خاور — زمین و زمان شد بنورش منوّر

من از خوابِ نوشین چو سر بر گرفتم — شدن شاہدِ بختِ بیداری آور

بشیرے زبس خوش اشارت بشارت — بمن داد و گفت اینچنین کای سخنور

کہ از عبدِ اللّٰہی خواجہ عبد الاحد است او — بپا کردن بزمے زبس حشمت و فر

پئے نورِ چشمی کہ خورشید طالع — کہ ریزد چو دریا و کان لعل و گوہر

بتہنیتش چون قلم تر زبان شد — روان آبِ عشرت کند جوی مسطر

بگوشم چو شد اینچنین خوش بشارت — بپیش تاختم ہمچو مرغِ سبک پر

بدیدان بہمراہیش محفلے شد — کہ تشریحِ آن در نگنجد بدفتر

چہ عشرت پئے دیدنش قاصد آمد — بحفظ ادب خوش قدم کردن از سر

خصوصاً شہے نیک طالع بلند — نشستہ بصید عز و شانِ سکندر

کہ اسعد غلامِ محمد چہ نامی — بچہا تاجِ شاہی نہادن بسر بر

خرامان نسیم از پئے مروحہ خوش — بکف دستہ گلدستہ برجستہ عنبر

زہے گلبن آئینہ قد نما دین — بجلوہ دیدن بزم چون قدِ دلبر

چہ از لاح در شمع و انوارِ تجلی — محال است خورشید را بار آن در

مبارک کہ اندر تماشاي این شہ — چہ دلہا شگفتہ بود ہمچو گلہر

چہ عبد العزیز آنکہ ریشی گرامی — بنظّارہ شہ بود بسکہ خوشتر

برآراستہ صدر الدین صدرِ مجلس — بکمخواب و زر لفت بر تخت پر زر

مع القصہ چون مرغ طبع اسد شد — پئے سال تاریخ بر چرخ اخضر

زدہ سر ز آواز و طوطی بگفتا

زہے گل ببلبل در امشب نکوتر

سنہ ۱۳۹۰

سيد الاستغفار

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك
وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من
شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي
فانه لا يغفر الذنوب الا انت استغفر الله تعالى ربي من
كل ذنب اذنبته عمدا او خطأ سرا او جهرا او قولا او فعلا
سهوا او علانية واتوب اليه من الذنب الذي اعلم
ومن الذنب الذي لا اعلم انك انت علام الغيوب و
ستار العيوب وغفار الذنوب وكشاف الكروب و
لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم اني اعوذ
بك من ان اشرك بك شيئا وانا اعلم به واستغفرك لما
لا اعلم به تبت عنه وآمنت واسلمت واقول لا اله الا
الله محمد رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم لا اله الا الله

الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله لا
شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا
الله ولا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا انت سبحانك
اني كنت من الظالمين فاستجبنا له ونجيناه من
الغم وكذلك ننجي المؤمنين امنت بالله كما هو باسمائه
وصفاته وقبلت جميع احكامه امنت بالله تعالى
وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر
خيره وشره من الله تعالى والبعث بعد الموت
امنت بالله تعالى وبما قال الله تعالى وعلى مراد الله
تعالى امنت برسول الله تعالى وبما قال رسول الله
تعالى وعلى مراد رسول الله تعالى رضيت بالله ربا
وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا ورسولا

فی كل مكانٍ واختص بفضيلةِ العظمى

والمرتبةِ العليا عن جدهِ والاجدادِ حيث

قال مرحبا بروح هذا الوليد ولما ظهر

منه سر مظهر العجائب جعله على ابن

ابي طالب خوطب بعلي الثاني وكان للاسلام

والتربية بان وافتخر بامر الصحبة الاصفياء

وما اكل قط لقمة من الشبهات حتى وصل

الى نهاية مقامات الاتقياء وما ظهر

من جسده الا المسك وما وضع جنبه

على الارض خمسين سنة وما فضل نفسه

على شيء مع هذه المحنة والمـ

برهيچ چيز باوجود اين رياضت شاقه وبخاطر

عن

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا

احب عبدا دعا جبريل فقال اني احب

فلانا فاحبه قال فيحبه جبريل

ثم ينادي في السماء فيقول ان الله

يحب فلانا فاحبوه قال فيحبه اهل

السماء ثم يوضع له القبول في الارض

رواه مسلم فاعتبروا الخ الا

ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم

يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون بارك الله

[illegible] غرة ماه ربيع الاول [illegible]

اللّهمّ اغفر لحيّنا وميّتنا
وشاهدنا وغائبنا
وصغيرنا وكبيرنا و
ذكرنا وأنثانا اللّهمّ
من أحييته منّا فأحيه
على الإسلام ومن توفّيته
منّا فتوفّه على الإيمان

بقومٍ فتنةً فتوفنا غيرَ
مفتونٍ ونسألكَ حبَّكَ
وحبَّ من يحبُّكَ وحبَّ
عملٍ يقرِّبنا الى حبِّكَ
يا ذا الجلالِ والاكرامِ
اللهمّ ارزقنا حبَّكَ و
حبَّ من ينفعنا حبُّهٗ
عندكَ

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ

الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ

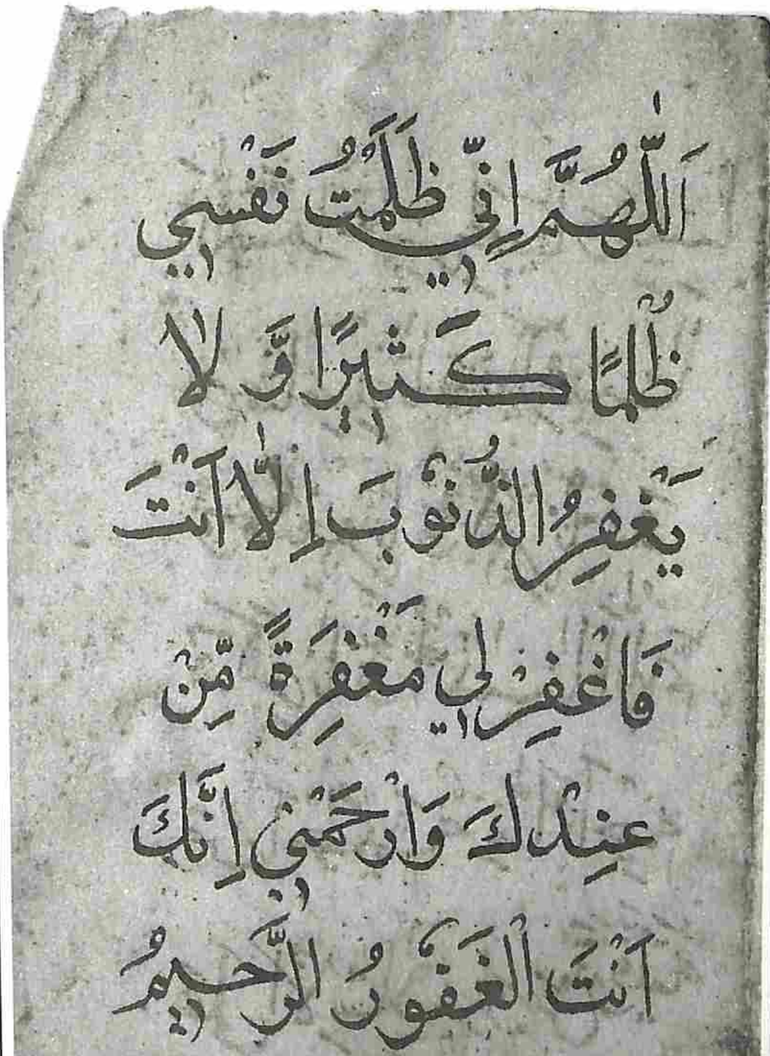
الْمُضْطَرِّينَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا اَنْتَ

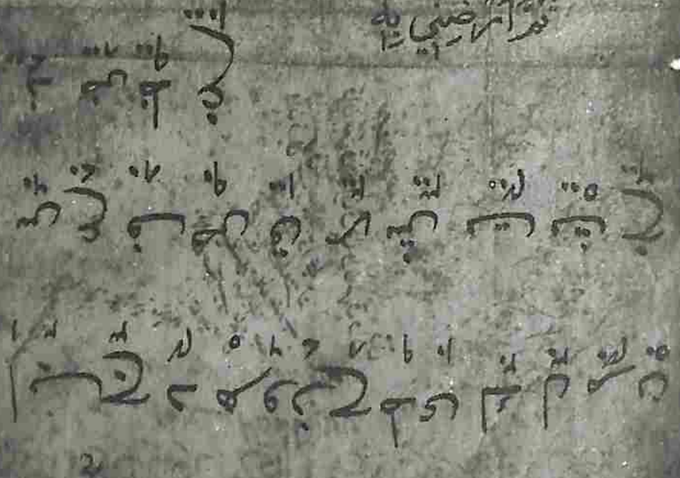
تَرْحَمُنَا فَارْحَمْنَا بِرَحْمَةٍ

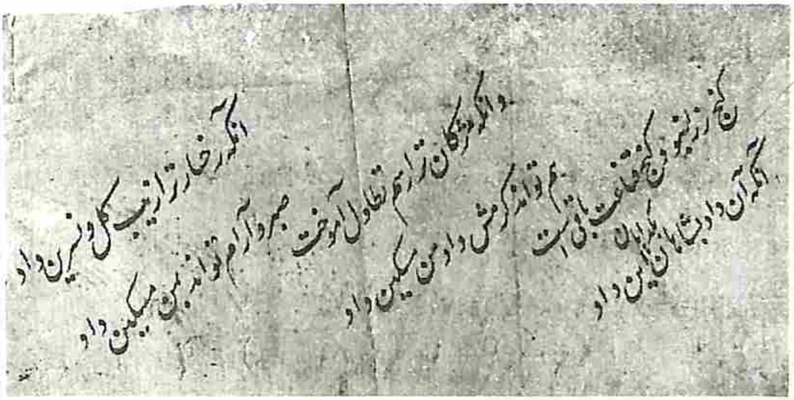
تُغْنِينَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ

مَنْ سِوَاكَ


اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم
فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وإنك أنت علام الغيوب اللهم
إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ودنياي ومعاشي وعاقبة أمري أو عاجل
أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن
هذا الأمر شر لي في ديني ودنياي ومعاشي وعاقبة أمري أو عاجل أمري
وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان
ثم أرضني به

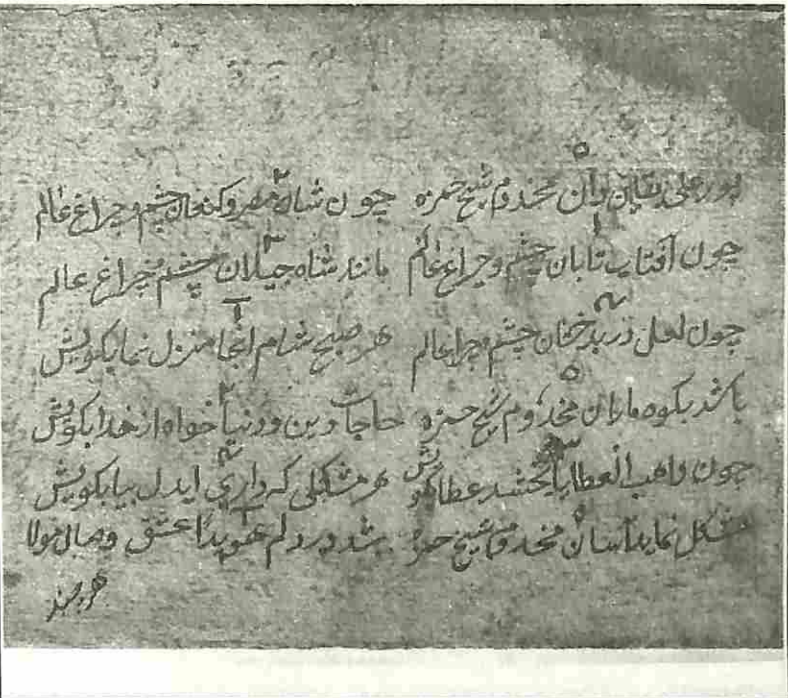




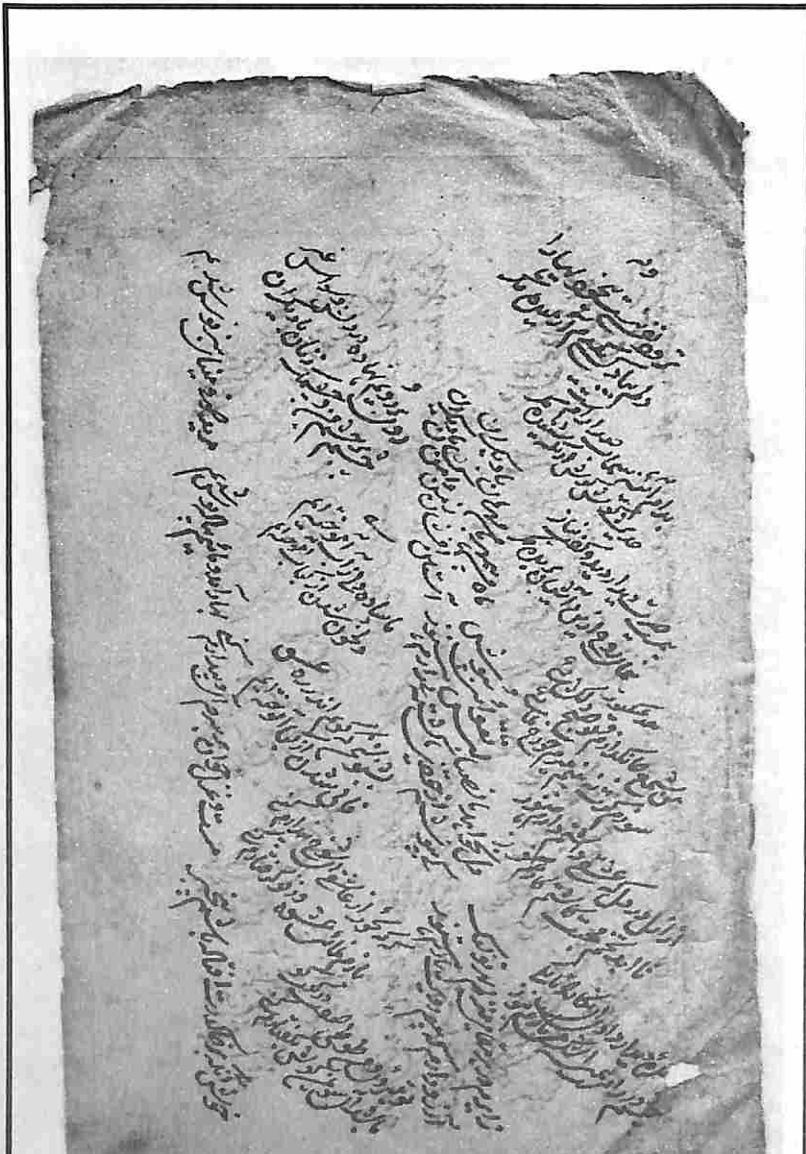
گنج زلیخو ... کہ غفلت باقی است
آنکہ آن داد بشاہان ... این داد

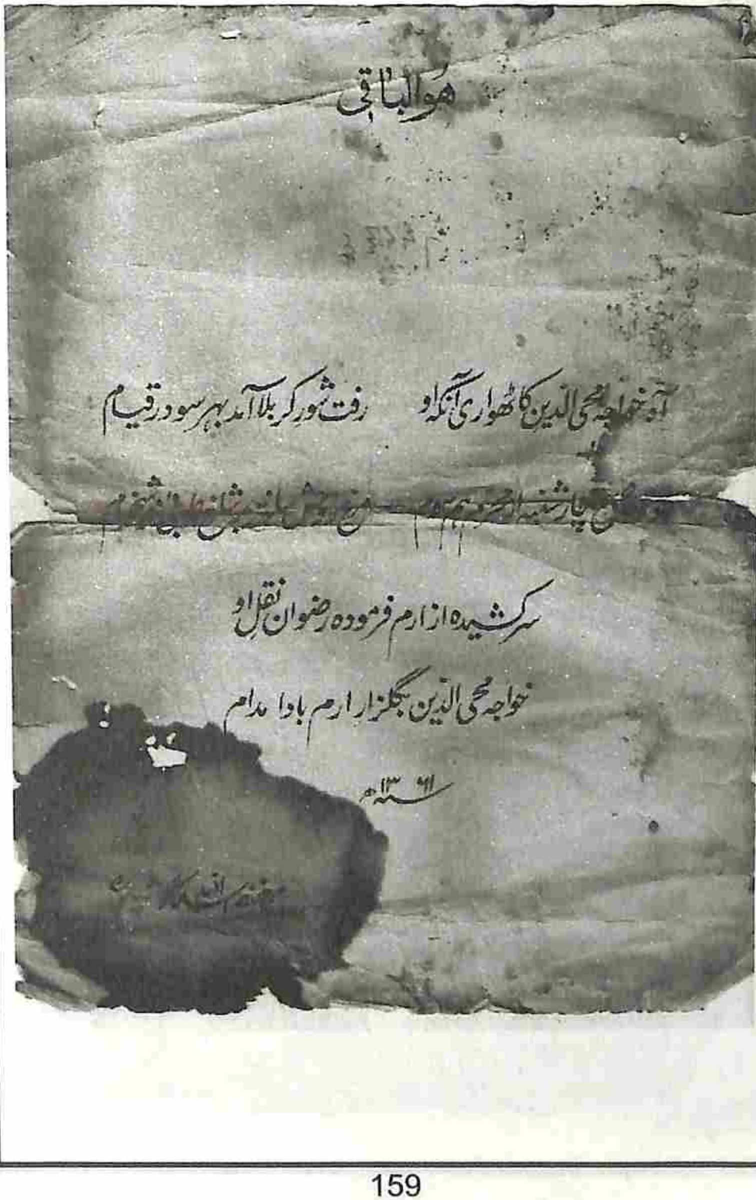
وانکہ مژگان ترا رسم تغافل آموخت
ہم تواند کرمش داد من مسکین داد

آنکہ رخسار ترا زیب گل و نسرین داد
صبر و آرام تواند بمن مسکین داد



نور علی ... آن مخدوم شیخ حمزه　　چون شاه ... چشم و چراغ عالم
چون آفتاب تابان چشم و چراغ عالم　　مانند شاه جیلان چشم چراغ عالم
چون لعل در بدخشان چشم چراغ عالم　　هر صبح و شام انجا منزل نما بکوشش
باشد بکوه ماران مخدوم شیخ حمزه　　حاجات دین و دنیا خواه از خدا بکوشش
چون واهب العطایا بخشد عطا [illegible]　　هر مشکلی که داری ای دل بیا بکوشش
مشکل نماید آسان مخدوم شیخ حمزه　　شد در دلم هویدا عشق وصال مولا
هر چند




هو الباقی
آه خواجه محی الدین کاٹھواری آنکه او رفت شور کربلا آمد بهر سود در قیام
[illegible]
سر کشیده از ارم فرموده رضوان نقل او
خواجه محی الدین بگلزار ارم بادا مدام
سنه ۱۳۹۱ه

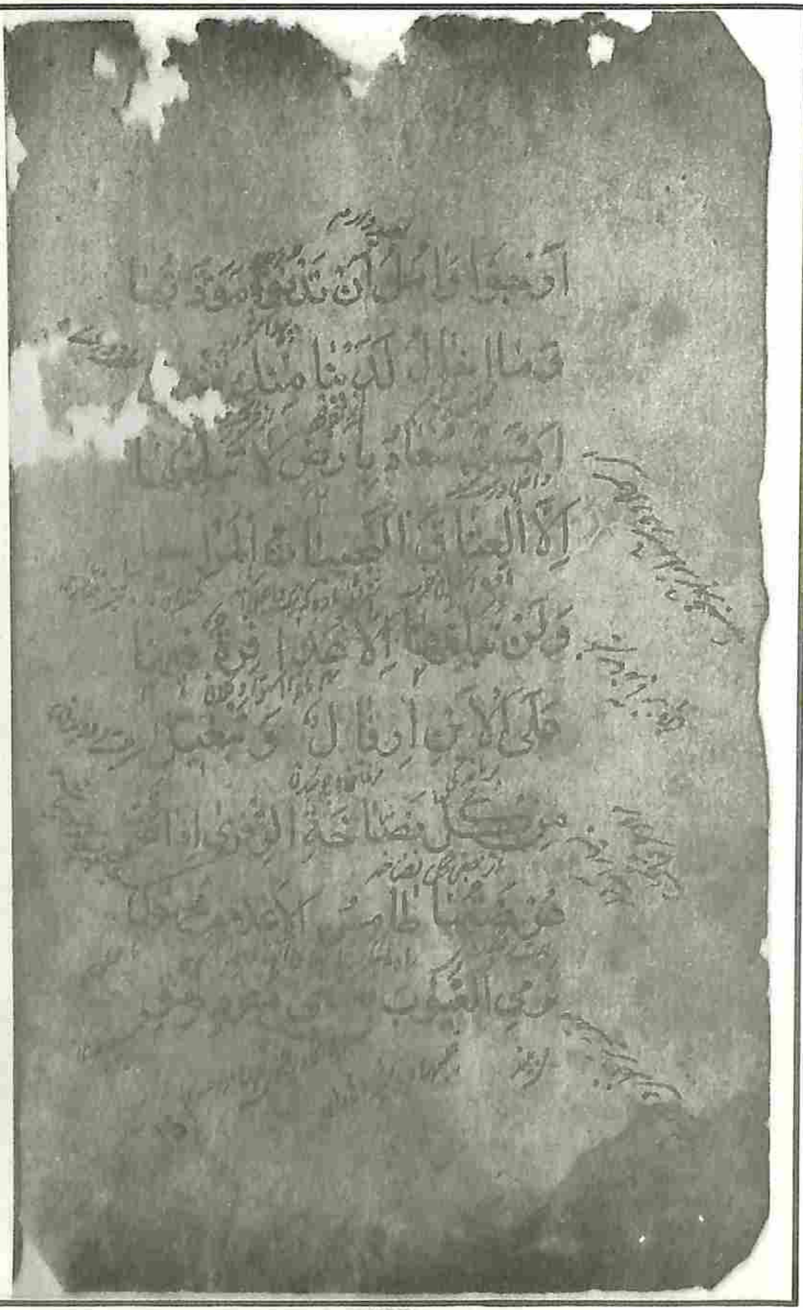
یکی از دوستان را گفتم که اتفاق خاموشی چیست گفت
امتناع سخن گفتن بعلت آن اختیار آمده است که
در سخن گاهی نیک و بد اتفاق می افتد و دیده دشمنان
جز بر بدی نمی آید گفت دشمن آن به که نیکی نبیند

شعر

و اخو العداوة لا یمر بصالح الا و یلمزه بکذاب اشر
هنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است
نور گیتی فروز چشمه هور زشت باشد بچشم موشک کور

بازرگانی را هزار دینار خسارت

بازرگانی را هزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت
که نباید که این سخن با کسی بگویی و در میان نهی گفت ای
پدر فرمان تراست نگویم ولی خواهم که بر فایده آن مرا
مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت تا مصیبت
دو نشود یکی نقصان مایه و دیگر شماتت همسایه بیت
مگوی اندُه خویش با دشمنان که لاحول گویند شادی کنان



إذا توقدت الحزّان والميل

ضخم مقلّدها فعم مقيّدها

في خلقها عن بنات الفحل تفضيل

غلباء وجناء علكوم مذكّرة

في دفّها سعة قدّامها ميل

وجلدها من أطوم لا يؤيّسه

طلح بضاحية المتنين مهزول

حرف أبوها أخوها من مهجّنة

از روی اصالة

وعمّها خالها قوداء شمليل

ناقه گردن دراز

محبوبِ ربّ العالمین چھوک نورِ ختم المرسلین

یا علیِ مرتضیٰ ای خواجہ مشکلکشا

ژٕہی نائبِ صدیق چھوک عدلِ عمر تحقیق چھوک

عثمان حیا چھو تو ہہ عطا 〃

ز آلِ حسینؑ چھوک نامور ازفاطمہؓ گوشہ جگر

نسبت نسب ژٕہی چھوی بجا 〃

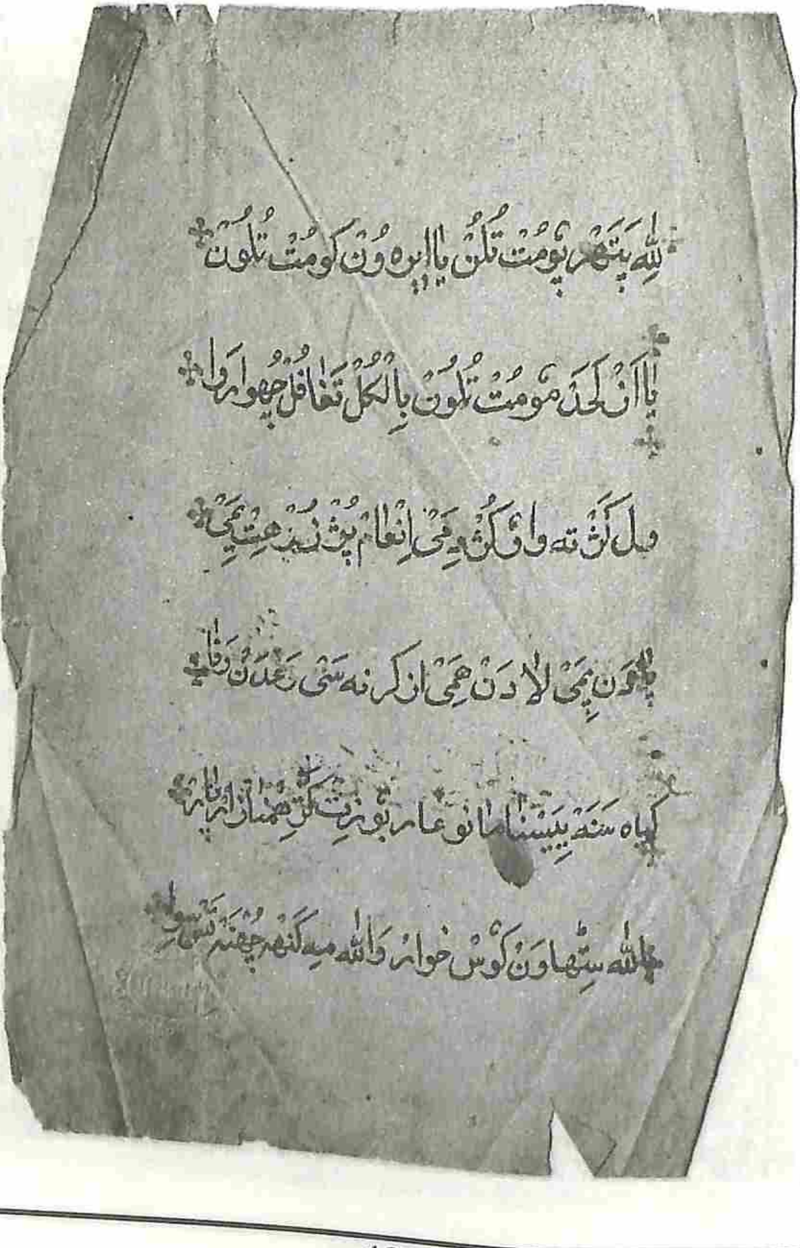
خونِ جگر یاون ملے بیمار نظرے بوبلے

شربتِ دم ازدار الشفا 〃

چھو منہ مہ کانژ شاہ ژٕہی سوا ژٕہی دادنی کر تم دوا

کر عقدہ حل حاجت روا 〃

سرتَل سولس گیشر مہ چھیم   کدتل غنچ پیشر مہ چھیم
بزتل کدوم جَل مدعا   ای خواجہ مشکلکشا
واللہ ژہ رتتو مہ چھیو منہ کاہنہ   باللہ چھیوہم پشت و پناہ
لِلّٰہ کروم عفوِ خطا   ″
ای دل ز مشکل غم مہ بر   دَن حال پیرس سر بسر
خاکس کرِی نزناز نگاہ   ″
گومُت چھیو گیرای دستگیر   دردام غم عبدالقدیر
انکہ رٹو کرِدس چھوی بیٖنوا   ای خواجہ مشکلکشا



لله پتهہ بوممت تلن یا اپرہ ون کوممت تلون

یا ان لکد موممت تلون بالکل تغافل چھوراوا

ول کٔرتہ وانکن فی انعام پوش نبہ ہتی

بٲوکن مِی لا دن ہمی انکر نہ سٔی تعدن وفا

کیاہ سنہ بیتسنا مانو عار بوزیت کرِ ہمسار اونایہ

للہ ستھاون کوش خوار واللہ مہ گنہ چھنم تساسوں

واتان بلہ تت جاے ذی واللہ نہ چھی گنزہ ... ؎

دپنس وچھم اکہ امتی نالان وکریان مبتلا ؎

ای وای دل نجوم چھم ونہ سو دلبر ... یا

کومت توہی می سوہ چھم افتاد کامہ تا کجا ؎

آہ داد تمسند داہ کوم چھکہ لس دلس می نون پوم ؎

للہ ون نہایت طول پوم پایم کجا آن خوش لقا ؎

کہ چاہ چھوس لاچاہ بوکت لاہ چھوس بیمار توبہ

على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن

الاسلام قال الاسلام ان تشهد

ان لا اله الا الله وان محمدا رسول

الله وتقيم الصلواة وتوتي الزكواة

وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت

اليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسأله و

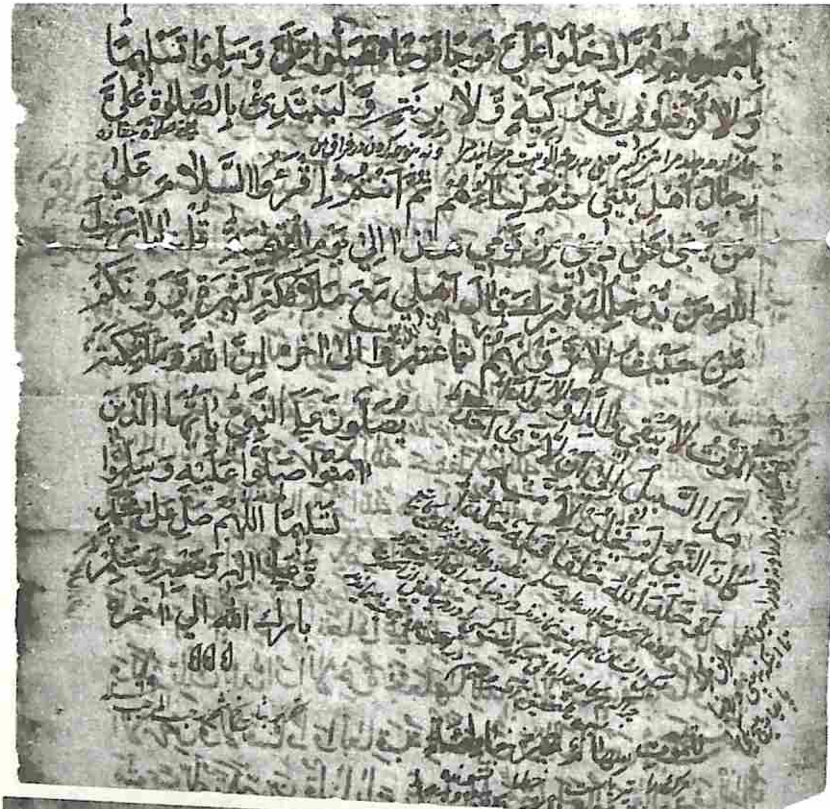
يصدقه قال فاخبرني عن الايمان قال ان

تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله

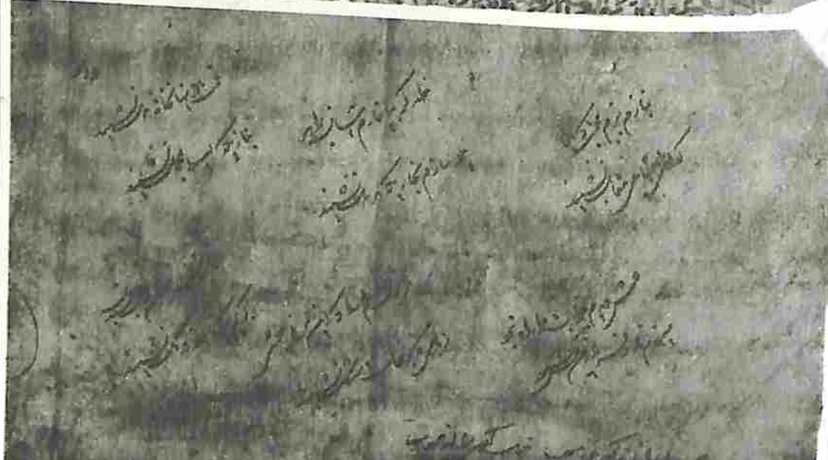
واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره

وشره

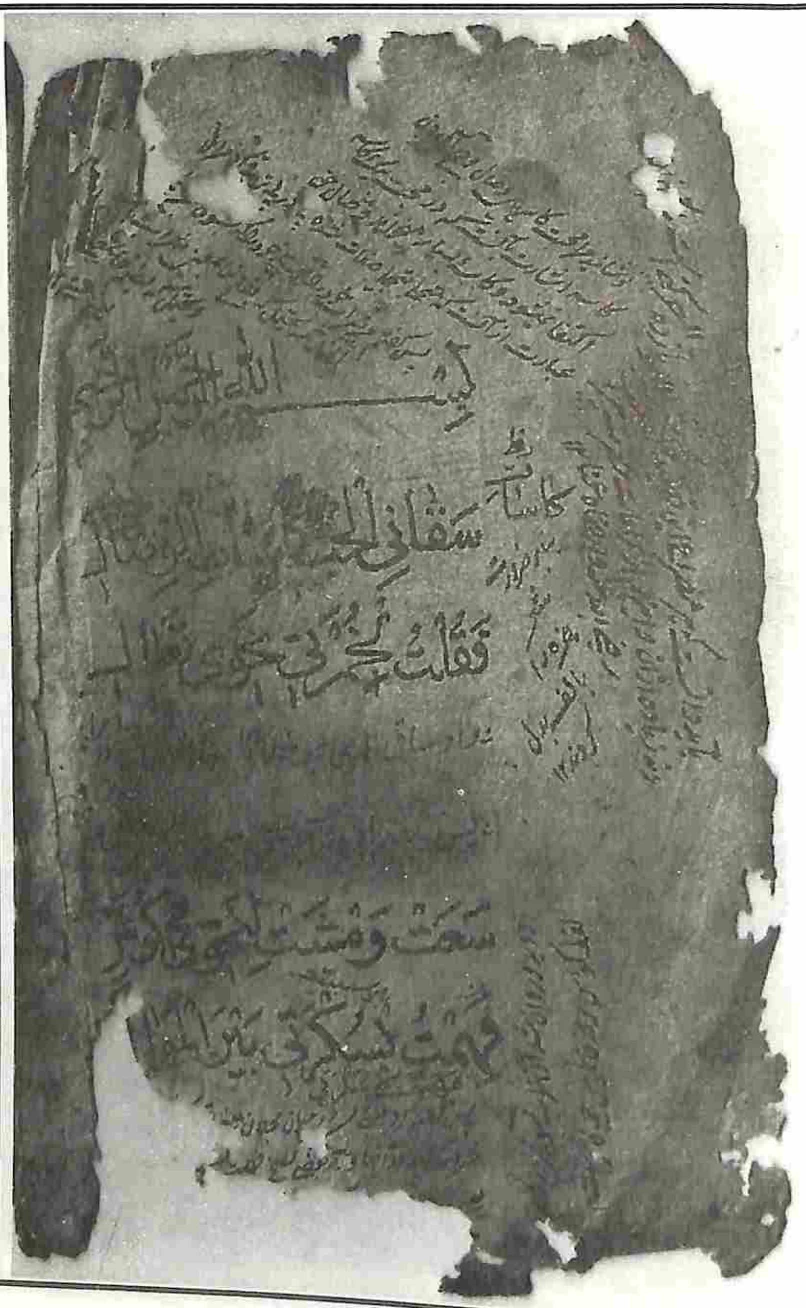
وشره قال صدقت قال فاخبرني عن
الاحسان قال ان تعبد الله كانك
تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال
فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول
عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها
وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء
يتطاولون في البنيان قال ثم انطلق فلبثت
مليا ثم قال لي يا عمر اتدري من السائل
قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل



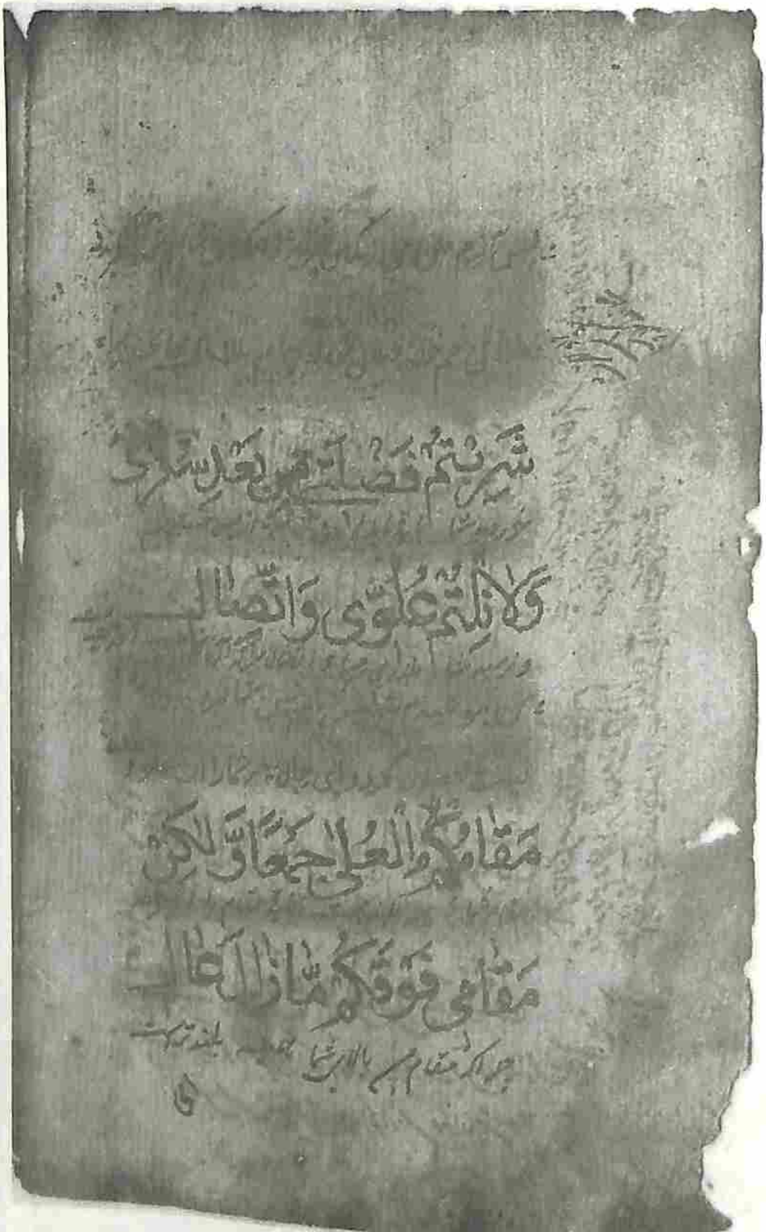
بأجمعهم ادخلوا علي فوجا فوجا فصلوا علي وسلموا تسليما
ولا تؤذوني بتزكية ولا برنة وليبتدئ بالصلوة علي
رجال اهل بيتي ثم نساؤهم ثم انتم اقرءوا السلام على
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] يصلون على النبي يا ايها الذين
آمنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما اللهم صل على محمد
وعلى آله وصحبه وسلم
بارك الله الى آخره











شربتم فضلتي من بعد سكري

ولا نلتم علوي واتصالي

مقامكم العلى جمعا ولكن

مقامي فوقكم ما زال عالي

أنا في حضرة التقريب وحدي

من در درگاه قرب ... ام ای انا متوحد بین الاولیاء

يصرفني وحسبي ذو الجلال

... پروردگار ذو الجلال

أنا البازي أشهب كل شيخ

اعلا و مستثنی است

من باز سفیدم در میان هر شیخ چنانکه باز سفید در میان بازها

ومن ذا في الرجال أعطي مثالي

و کیست در مردان ... داده شد او را مرتبه مثل

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ

[illegible]

وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ

[illegible]

وَاَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍّ قَدِيمٍ

[illegible]

وَقَلَّدَنِي وَاَعْطَانِي سُؤَالِي

[illegible]

مُرِيدِي لَا تَخَفِ اللّٰهُ رَبِّي

[illegible]

عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالَ

[illegible]

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّي

[illegible]

عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

عزم کننده ام و قتل کننده ام نزد قتال وقت قتال تو

درست العلم حتی صرت قطبا

خوانده ام علم خدا در همه ازمان تا شدم از امر حق قطب جهان

ونلت السعد من مولی الموالی

یافتم نیک سعادت بیشمار گشته ام مشهور در شهر و دیار

رجالی فی هواجرهم صیام

مردانِ من یعنی دوستانم در روزهای دراز خود روزه دار هستند

وفی ظلم اللیالی کاللآلی

و در تاریکی شبها از بسکه پرتوهای انوار درخشان بر زمین همی افگنند چگونه هستند که مانند دانهای مروارید

وولاني على الاقطاب جمعا

[illegible]

فحكمي نافذ في كل حال

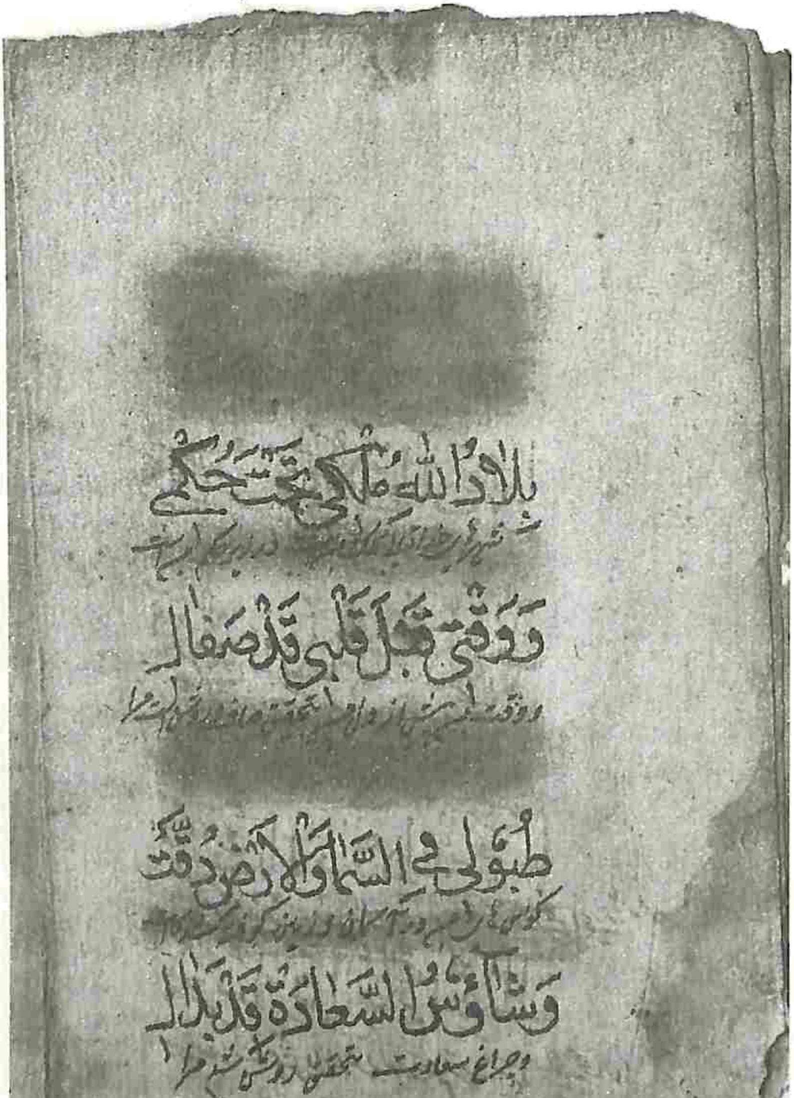
[illegible]

نظرت الى بلاد الله جمعا

نظر کردم بسوی شهرهای خدا تماما [illegible]

كخردلة على حكم اتصال

همه متصل شده بیک دانه خردل در حکم قرب [illegible] ای جان [illegible]



بلادُ اللهِ مُلكي تحتَ حُكمي

[illegible]

ووقتي قبلَ قلبي قد صَفا لي

[illegible]

طبولي في السَّماءِ والأرضِ دُقَّت

[illegible]

وشاؤوسُ السَّعادةِ قد بَدا لي

وچراغ سعادت [illegible] روشن شد مرا

أنا الجيلي الذي بي اسمي

منم از جیلانم و محی الدین نام من است

وأعلامي على رأس الجبال

و درات من بر سر کوهها است ظاهر و نمایان

أنا الحسني والمخدع مقامي

من حسنی النسب یا نام حسن است

و مراد از مخدع مقام خاص که در روز ...

وأقدامي على عنق الرجال

من خلف ... از اولاد حسن هست و در مخدع مقام خاص

پایهای من بفضل ذوالجلال هست بر دوش همه اهل کمال

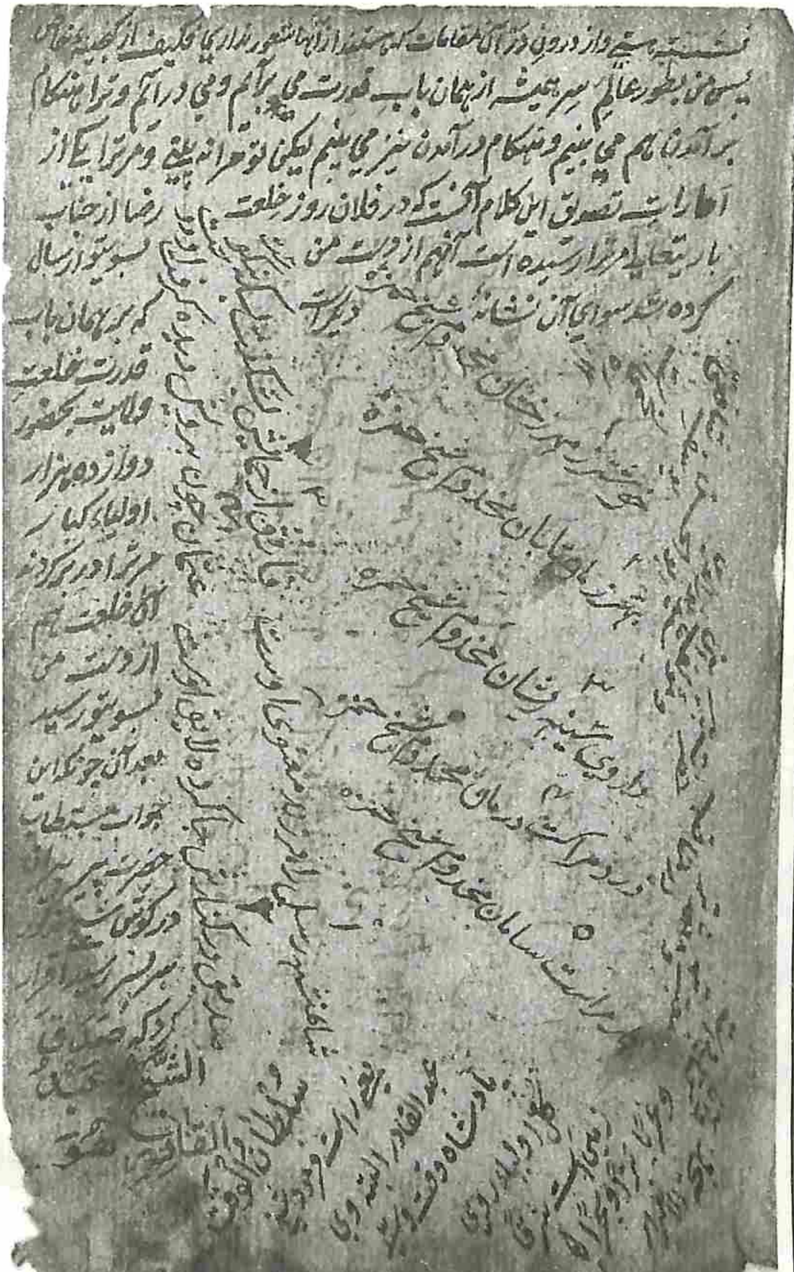
وی قسم خورد که تا
همه سر خود را بجنب[illegible] فرو برد پس مرا ورا گفت که این خرقه را در بر کن
آن وقت سر بر آورد گفتم که خرقه را هرگز در بر نخواهم کرد شیخ در جواب گفت که من اصلا
باو گفتم تکلم پس آن ولی کامل آواز بر داشت که یا فاطمة الایتینی نا البسه یعنی ای
فاطمه بده مرا جبه تا که آنرا در بر کنم و آن فاطمه ابلیه وی بود در موضعی که نام آن قریه جنت
و از طفسونج تا قریه جنت راه ده ماه است پس ابلیه او آن آواز را شنیده خرقه را در بر کرد
دیگر را ارسال نمود [illegible]
پس چون شیخ این حال [illegible]
مریدان سید عبد القادر جیلانی [illegible]

وعبد القادر المشهور اسمی

که بر در کارت باز [illegible] شیخ عبد القادر [illegible]
می در آمد [illegible]
استغفار [illegible]

وجدی صاحب عین الکمال

گاه [illegible]
بود [illegible] از آن در دروازه [illegible]
فرزند حضرت سید عبد القادر بر تحقیق این سخن [illegible]
نمود پس [illegible] شیخ عبد الرحمن طفسونجی [illegible]
برای سوال این سخن [illegible] و جواب آن سخن [illegible]
در اثنای راه [illegible]
آن حضرت [illegible] گفتند که [illegible]
پس [illegible] گفتند که [illegible] جواب [illegible]
شیخ عبد الرحمن طفسونجی [illegible]
در کارت باشد [illegible] داخل باشد و کسی که داخل باشد [illegible] حاضر
باشد و کسی که [illegible] باشد [illegible]
چه خبر دارد از کسی که در گنجینه خاص باشد [illegible] مقام خاص [illegible]


نسبتیه بهتیه و از درون ذکر این مقامات که مستعد از انها شعور ندارید تکلیف از کجایه خواص
بسوی من بطور عالم سر هیئه از همان باب قدرت می برآیم و می در آیم و ترا هنگام
بر آمدن هم می بینیم و هنگام در آمدن نیز می بینیم لیکن تو هرانه بینی و مرترا تیکا از
اعتبارات تصدیق این کلام آنحضرت که در خلان روز خلعت
بارتیعا یا مرترا رسیده است آنهم از دولت من
کرده شد سوای آن نشانه

رضا از جناب
نسبوتیتو از سالی
که بر همان باب
قدرت خلعت
ولایت بحضور
دوازده هزار
اولیای کبار
مرترا در بر کردند
آن خلعت هم
از دولت من
نسبوتیتو رسید
بعد آن چونکه این
جواب مستطاب
حضرت پیر

ای الهی من و اله همه
بطفیل همه قبولم کن
غیبت و دروغ گفتم غافل بسی بگفتم
تو بیبی شکستم تو رحم کن رحما

گر ز دنیا بین رهروان رفت
از فسانه گناه همه
آن رهی بهمن نماکه در تو رسیم
ای بسوئی در تو راه همه
ظلم کردم ز خنده روی زردم
خود ... رحم کن رحما

قطره‌ای از بحر رحمت تو بس است
شفقتی کن که تو پناه همه
گنه من همه فزون ز قیاس
عفوت افزون تر از گناه همه
اندر دمی ای فالی کردم گنه نوزدانی
در ... مانده ز نور ... رحم کن رحما

۲
ای بدر مانیکی پناه همه
کرم انت عذر خواه همه
خسروا از تو پناه می جوید
ای پناه من و پناه همه
۲
من بنده کمینه گنهکارم تو رحم کن رحما
دریش پشیمانم از رحم کن رحما

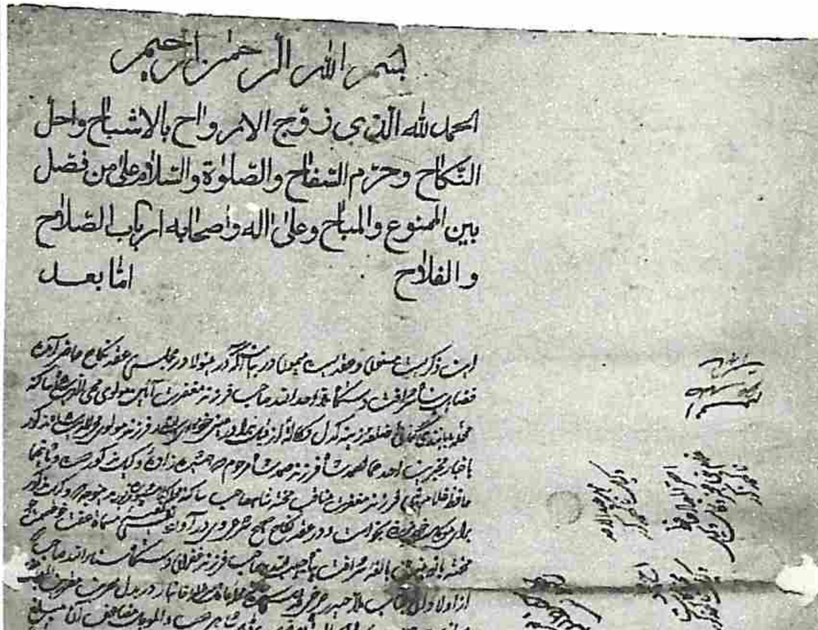
ماناکه من چو زلف ایارم در دل پریشانیم
خود را کجا [illegible] از آن [illegible] چون
[illegible] لب تو [illegible] جز [illegible]
[illegible] از نابود [illegible]

جاوید [illegible] الا از هجران این
[illegible] ما [illegible] ست این
[illegible] از [illegible] افلاک [illegible]
[illegible] ات این

[illegible] بیرون [illegible] آمد [illegible]
[illegible] ست این

گویند جامی دمبدم بیرون مده از دیده نم چشم تو جادوست با آهوست با صیاد خلق
زینگونه کز طوفان غمم شد دیده دریا چو نم باد و باد ام سیه باز کس شد ات این

[illegible]



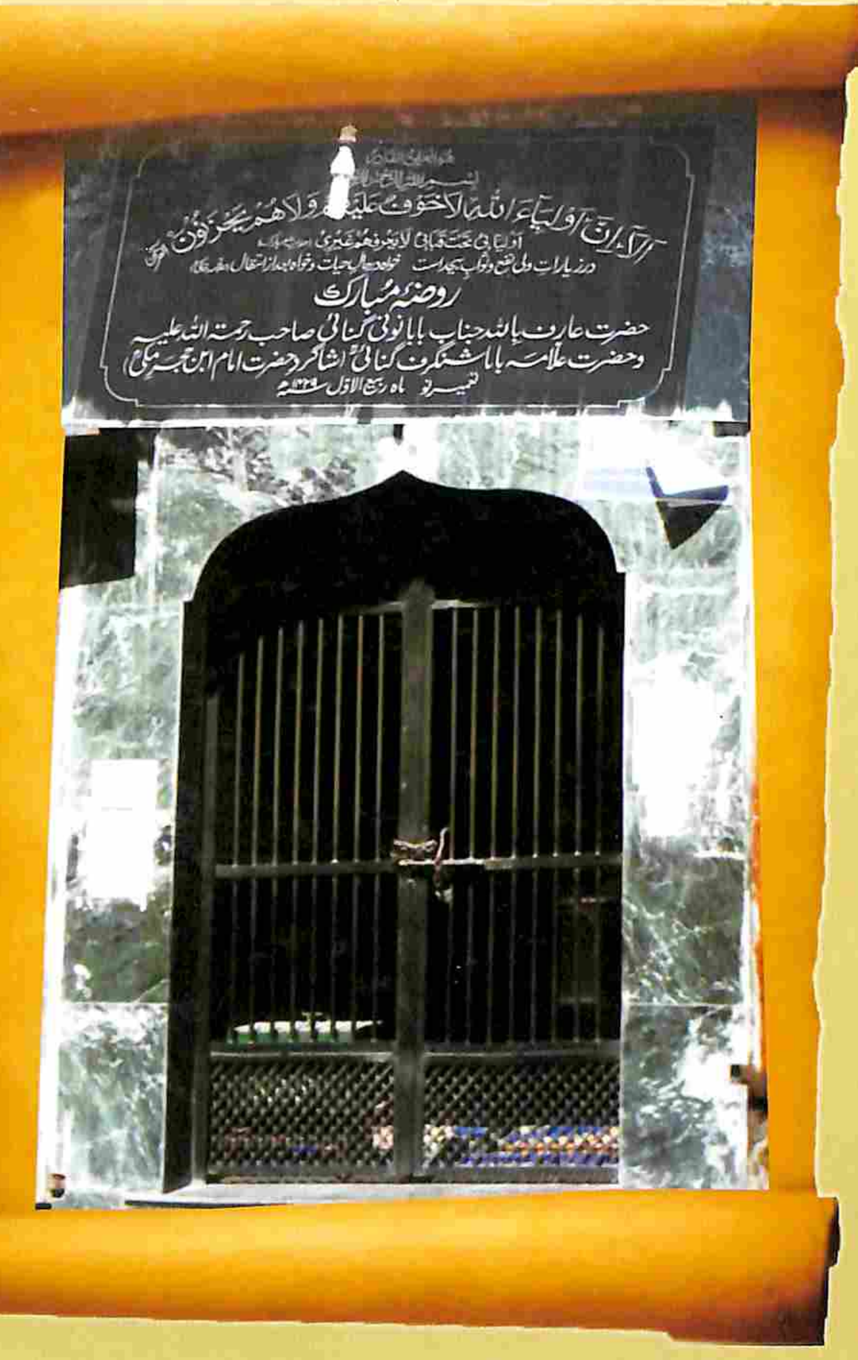
بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی فرج الارواح بالاشباح واحل النکاح وحرم السفاح والصلوٰة والسلام علی من فصل بین الممنوع والمباح وعلی اله واصحابه ارباب الصلاح والفلاح

اما بعد

[illegible]

BAQYAT-E-ASSAD



Mehak Printing Press # 9419063159